ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۲۹/ اگست ۱۹۹۷ء شمارہ ۳۵

۲۵/ ربیع الثانی ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۲۹/ ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی

عالمی بیعت میں ۹۶ ممالک کی ۲۲۱ اقوام کی شمولیت

برطانیه فیجی اور طوالو کے وزراء اعظم کے خصوصی پیغامات

مختلف ممالک کے ممبران پارلیمنٹ اور وزراء کے حاضرین جلسہ سے خطابات

جلسہ سالانہ کے آخری روز کی کارروائی کی مختصر روئیداد

لندن (۲۷/ جولائی): جلسہ سالانہ انگلستان کے آخری روز صبح کا اجلاس مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم، امیر و مبلغ انچارج گھانا کی صدارت میں مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم عبدالواسع آدم چغتائی صاحب نے کلام طاہر سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر قرآنی تحدیوں اور پیشگوئیوں کا فلسفہ کے موضوع پر تھی جو مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل نے فرمائی۔ اس تقریر کے بعد مکرم افتخار احمد صاحب ایاز، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی "دور حاضر کے دو اہم تقاضے، تبلیغ اور تربیت" کے موضوع پر تھی۔ ان دونوں تقریروں کے بعد افریقہ کے چند مندوبین نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی ساڑھے گیارہ بجے وی آئی پی مارکی سے انگریزی زبان میں سوال و جواب کی کارروائی نشر ہونا شروع ہوئی۔

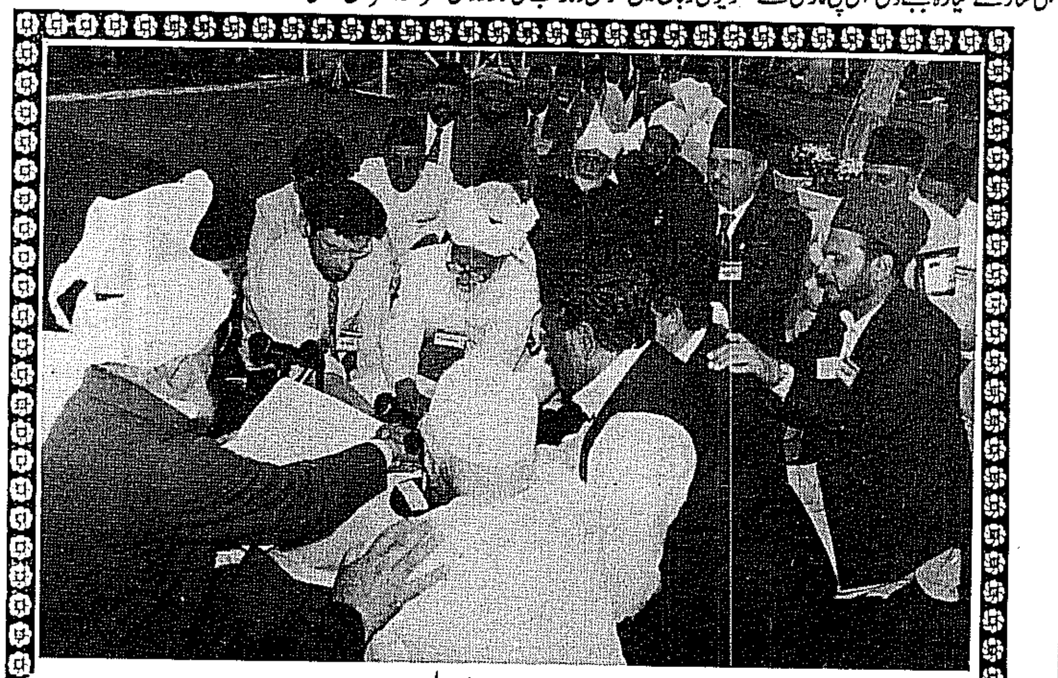

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عالمی بیعت لے رہے ہیں

عالمی بیعت کا روح پرور منظر

ایک بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں عالمی بیعت کی تقریب کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعت لینے سے قبل فرمایا کہ دین اسلام کی تاریخ میں یہ دن کبھی نہیں آیا کہ بیک وقت تین ملین نفوس ایک مذہب میں شامل ہوئے ہوں۔ آج کی عالمی بیعت میں ۹۶ ممالک کی ۲۲۱ اقوام کے ۳۰ لاکھ ۴ ہزار اور ۵۸۴ کی تعداد میں شامل ہیں۔ یہ سب احباب دوران سال سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

جیسے جیسے حضور انور بیعت کے الفاظ پڑھتے تھے تمام اقوام کے حاضر نمائندے اپنی اپنی زبان میں اس کو دہرا رہے تھے۔ یہ نظارہ اس پیشگوئی کو پورا کر رہا تھا جس میں آئندہ زمانہ میں اپنی اپنی بولیوں سے کلام الٰہی روح القدس کی برکت سے بولنے کا ذکر تھا۔ بیعت کے بعد دعا ہوئی اور کل عالم میں سجدہ شکر ادا کیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری عاجزانہ دعاؤں اور کوششوں کو قبول فرمایا۔ اور آسمان سے ۳۰ لاکھ نئے احمدیوں کی بارش برسائی۔

اختتامی اجلاس

۲۷/ جولائی کو شام چار بجے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حاضرین نے پرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم عبدالمومن صاحب طاہر نے کی اور تلاوت کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں حضرت مولوی قائم دین صاحب سیالکوٹیؓ کا عربی قصیدہ کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا جسے کبابیر کے خدام نے مل کر خوش الحانی سے پڑھا۔ اس قصیدے کے بعد ناروے کے مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو منظوم کلام—

باقی رپورٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۱۶/ اگست ۱۹۹۷ء:

جرمنی کے جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ اس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عرب مہمانوں کے پنڈال میں تشریف لائے۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر استقبال کیا اور خواتین نے "طلع البدر علینا" کا نغمہ گایا۔

تلاوت قرآن پاک اور قصیدہ کے بعد جو سوالات کئے گئے وہ کچھ اس طرح تھے:

☆ اسلام نے دائیں اور بائیں کو اتنی اہمیت کیوں دی ہے؟

☆ شیعہ مذہب کب پیدا ہوا؟

☆ اسلام میں اتنے فرقے کیوں ہیں؟

☆ دجال، یاجوج ماجوج اور رفع عیسیٰ کے بارہ میں سوال پوچھے گئے۔

اتوار ۱۷/ اگست ۱۹۹۷ء:

آج جرمنی کے ۲۲ ویں جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آخری خطاب کے لئے تقریباً تین بجے تشریف لائے۔ حضور انور نے خطاب سے پہلے فرمایا کہ ملاقات کے دوران نو احمدیوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہمیں بھی فیملی ملاقات کا موقع دیں، ہمیں قربانی کی توفیق ملی ہے۔ ہمارے بچے بھی بہت خوش ہیں۔ اور اسلام سے لگن اور محبت ان کے چہروں سے ہویدا تھی۔ حضور انور نے فرمایا اگر جذبہ سچا ہو اور قبلہ درست ہو تو اکثر لوگ آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ ان کی تربیت اور پھر ان کے ذریعے اگلی نسلوں کی تربیت کرنے کا ذمہ ہے۔ اس بوجھ سے کوئی ریٹائرمنٹ نہیں۔ یہ عمر کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا رہے گا۔

آج کی آخری تقریر کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر تین تقاریر میں سے اقتباسات کی تشریح حضور نے جاری رکھی جیسا کہ جلسہ سالانہ یو کے کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا تھا۔

سوموار، ۱۸/ اگست ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۵۱ دوبارہ نشر کی گئی اور تفصیل کے ساتھ سلفر، کلکیریا کارب اور ہیپر سلف کا ذکر کیا گیا۔

چونکہ ہومیوپیتھی کی کتاب جو حضور انور کے لیکچروں پر مشتمل ہے منظر عام پر آچکی ہے اس لئے آئندہ بھی کلاس نمبر کا ذکر کر دینا ہی کافی سمجھا جائے گا۔ انشاء اللہ

منگل، ۱۹/ اگست ۱۹۹۷ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۴ جو حضور انور کے ساتھ ۸/ مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ اس کلاس میں سورہ آل عمران کی آیات ۸۸ تا ۹۸ کا ترجمہ و تفسیر کی گئی۔

آیت نمبر ۸۸ میں توحید کے تابع سب کو جمع کر کے اجمعین کیا گیا ہے یعنی خدا اور اس کے غلاموں کی وحدت۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "الحب فی اللہ والبغض فی اللہ"۔ حضور انور نے "خالدین فیھا" کے معنی فرعون کی مثال دے کر واضح فرمائے۔

خدا تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کے لئے رہائی کا راستہ کھلا چھوڑ رکھا ہے کیونکہ وہ رحیم و کریم اور غفور ہے۔

آیت نمبر ۹۳ میں "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" میں قیامت کے دن قربانی نہ قبول کئے جانے کے فلسفے کو بیان فرمایا ہے اس لئے مرنے سے پہلے زندگی میں قربانی کرو اور یہاں بھی وہی قربانی قابل قبول ہو گی جسے تم پیار کرتے ہو۔ حضور انور نے آیات کی روشنی میں سب سننے والوں کو مندرجہ ذیل کے سلسلے میں تحقیق کرنے کا ارشاد فرمایا:

(۱) حضرت یعقوب کے زمانے میں کون سی چیزیں حرام تھیں۔ یعنی کون کون سی چیزیں تھیں جو انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھیں۔ کیا ان پر تورات کا نزول شروع ہو گیا تھا؟ کیونکہ انبیاء کوئی چیز بھی از خود حرام ٹھہرانے کے مجاز نہیں، بغیر خدا کی اجازت کے۔

(۲) خانہ کعبہ اتنا قدیم اور پہلا گھر تھا جبکہ اسے مکہ کی بجائے بکہ کہا جاتا تھا اسے بیت العتیق بھی کہا گیا ہے۔ اس لئے آثار قدیمہ کے ماہرین اس بات

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

جب تک خدائے زندہ کی تم کو خبر نہیں ☆ بے قید ہو، دلیر ہو، کچھ دل میں ڈر نہیں

خوش الحانی سے پڑھا۔

اس کے بعد حضور انور نے Hon. Ibrahim Morkeh Fofana، جو سفیر بھی ہیں اور سیرالیون سے تشریف لائے تھے ان کو دعوت دی کہ وہ چند منٹ کے لئے جلسہ کے حاضرین سے مخاطب ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے اس طرح عظیم الشان جلسہ سے خطاب کا موقع مل رہا ہے۔ حضور انور کی شفقت تھی کہ انہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ میں اللہ کے فضل سے مسلمان تھا، مسلمان ہوں اور انشاء اللہ مسلمان رہونگا۔ انہوں نے اپنے لئے اور ملک کے لئے دعا کی درخواست کی۔

عالمی بیعت کا ایک اور روح پرور منظر

ان کے بعد Hon. Phonday Lang Sarr. M.P. نے بھی خطاب فرمایا۔ موصوف کا تعلق گیمبیا سے ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں گیمبیا میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور رفاہی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ ہمارے ملک میں گورنمنٹ کا صرف ایک ہی سکول ہے جبکہ جماعت احمدیہ نے ۳ سکول کھول رکھے ہیں۔ اور ان سکولوں کا معیار تدریس بھی بہت اعلیٰ ہے۔ میں بھی اسی سکول کا تعلیم یافتہ ہوں۔ انہوں نے گیمبیا کے لوگوں کی طرف سے اور اپنی طرف سے حضور انور اور جماعت ہائے احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور پر خلوص دعائیں دیں۔

Hon. Dambaley Lasima. M.P. جو آئیوری کوسٹ سے تھے انہوں نے اپنے خطاب میں حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اس جلسہ میں شرکت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی انسانی بہبود اور اصلاح اور کردار قائم کرنے میں جو خدمات کی ہیں ان کو سراہا۔ اور بتایا کہ ان کا ملک ہر قسم کی مذہبی آزادی کا حامل ہے۔ ہم دنیا میں ہر قسم کے تشدد کے مخالف ہیں اور باہمی محبت اور رواداری کے قائل ہیں۔

ان کے بعد گھانا کے ایک احمدی وزیر .Hon. M. A. Saeedu M.P. , Minister of State نے بتایا کہ وہ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم کے ذریعہ ۱۹۶۸ء میں احمدی ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں شرکت سے پہلے وہ اپنے ملک کے صدر سے مل کر آئے ہیں۔ انہوں نے تاکید کی تھی کہ حضور انور کا میری طرف سے شکریہ ادا کرنا مت بھولنا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت اور عوام سب احمدیت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ، گھانا کی ترقی کے لئے بہت خدمات بجا لا رہی ہے۔ تعلیمی میدان میں بھی اور صحت کے میدان میں بھی۔ مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم جو امیر گھانا ہیں وہ اب صرف جماعت احمدیہ کے لیڈر نہیں رہے بلکہ اب وہ پورے ملک کے لیڈر ہیں۔ اور حکومت نیز پارلیمنٹ ہمیشہ تمام حکومتی معاملات میں ان کے مشورے سے فیصلے کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مذہبی رواداری کے قائل ہیں۔ امید ہے کہ پاکستان بھی اس سے سبق سیکھے گا۔ آخر پر انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے ملک کے جھنڈے کی صورت میں ایک یادگار تحفہ بھی پیش کیا۔

بریڈفورڈ کے ڈپٹی میئر کونسلر Tony Miller نے بھی اس موقع پر اپنی محبت کا اظہار کیا۔ اور حضور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ حضور انور نے بھی اپنی طرف سے ایک تحفہ دیا۔ تو انہوں نے اسی وقت کھول کر دیکھا اور اعلان کیا کہ یہ تحفہ امن کا نشان ہے۔

یہ کارروائی چل رہی تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے پیغام ملا اور حضور کسی ضروری کام کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے اور مکرم امیر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ پیغامات کی بقیہ کارروائی جاری رکھیں۔

مکرم امیر صاحب نے سب سے پہلے برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو انہوں نے خاص طور پر اس جلسہ کے لئے بھجوایا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ کے لئے اس ملک کے وزیر اعظم نے پیغام بھجوایا۔ وزیر اعظم نے فرمایا: "یہ جلسہ عالمی لحاظ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے کیونکہ اس جلسہ میں ۱۲ ہزار کے قریب مہمان دنیا بھر سے ۱۶۰ ممالک کی نمائندگی میں شریک ہونے کے لئے ٹلفورڈ سرے میں جمع ہونگے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ میری حکومت مذہبی منافرت کی دیواروں کو گرانا چاہتی ہے اور امن، محبت اور اتفاق قائم کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کی اس سلسلہ میں خدمات کو سراہا۔ اس جلسہ میں نہ شامل ہونے کا افسوس کرتے ہوئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

جزائر فجی کے وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں اس جلسہ کے انعقاد کی مبارک باد دی اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کا جو نصب العین ہے کہ محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں، اس سے ہم بہت متاثر ہیں اور ہم بھی اس پر کاربند رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ انسانیت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ ہم سب ایک خالق کی اولاد ہیں۔ ہمیں مل کر محبت سے رہنا چاہئے۔

Pecific جزائر سے طوالو کے وزیر اعظم نے حضور انور کی خدمت میں شکریہ کا اظہار فرمایا کہ ان کے گزشتہ دورہ انگلستان کے موقع پر حضور نے انہیں اپنے دفتر میں ملنے کی سعادت فرمائی تھی۔ جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہے۔ انہوں نے طوالو کے لوگوں کے لئے دعا کی درخواست کی اور حاضرین جلسہ کو دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس سٹیج پر رونق افروز ہو چکے تھے۔ حضور انور نے اپنا خطاب شروع کرنے سے پہلے ہز ہائینس موغانابہ قوم موسی کے بادشاہ واگاڈوگو آف بورکینا فاسو کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے لکھا کہ اس جلسہ میں شرکت کے ساتھ ساتھ ہمیں خدا کے ساتھ خلوص، تجدید وفا اور خدا کی رحمتوں کے حصول کا موقع ملتا ہے۔ انہوں نے جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اپنے ملک کی مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہ کرنے پر دلی افسوس کا اظہار کیا۔

(رپورٹ مرتبہ: بشیر الدین احمد سامی، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل برطانیہ)

(باقی رپورٹ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں پیش کی جائے گی)

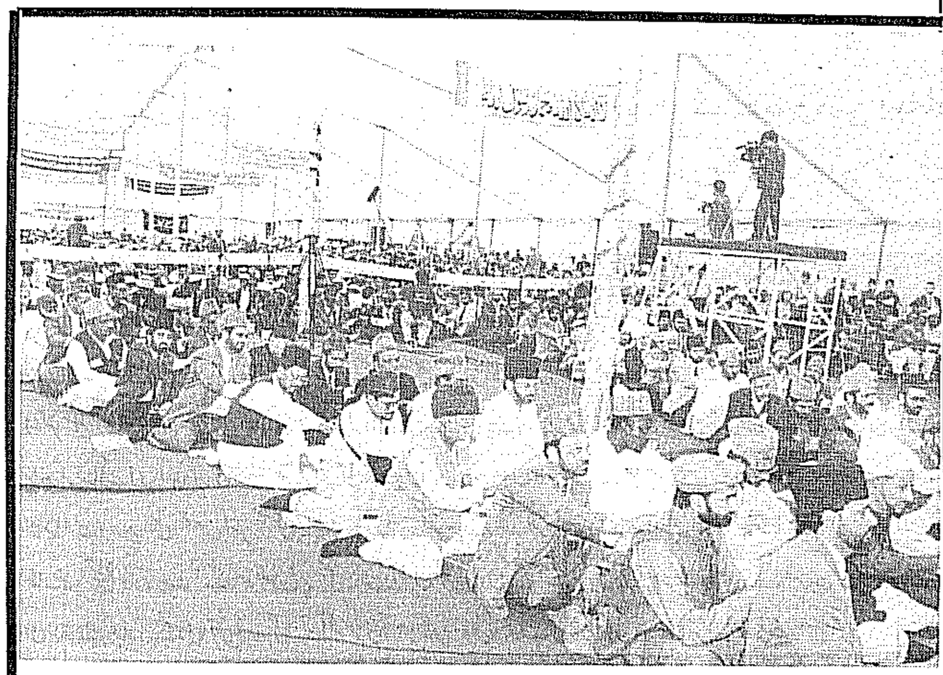

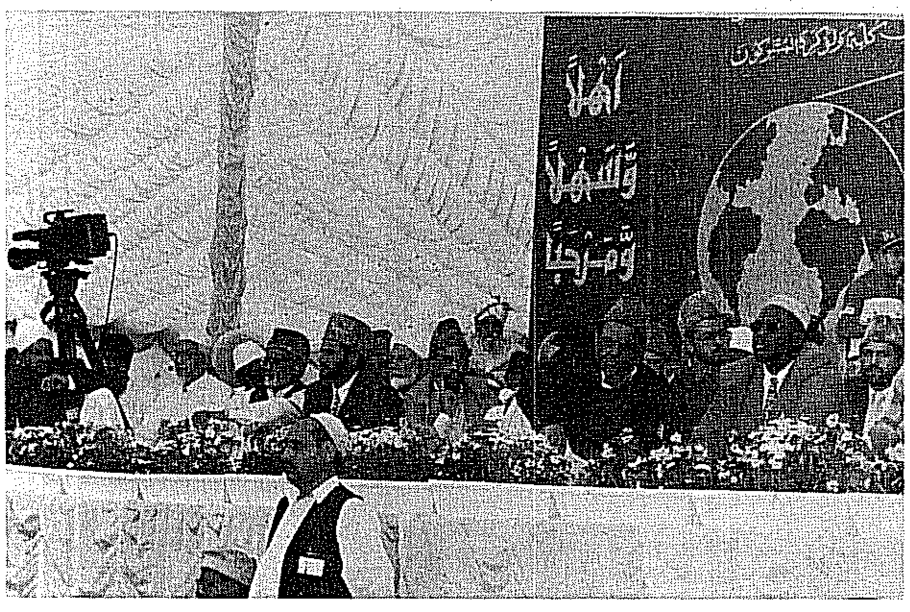

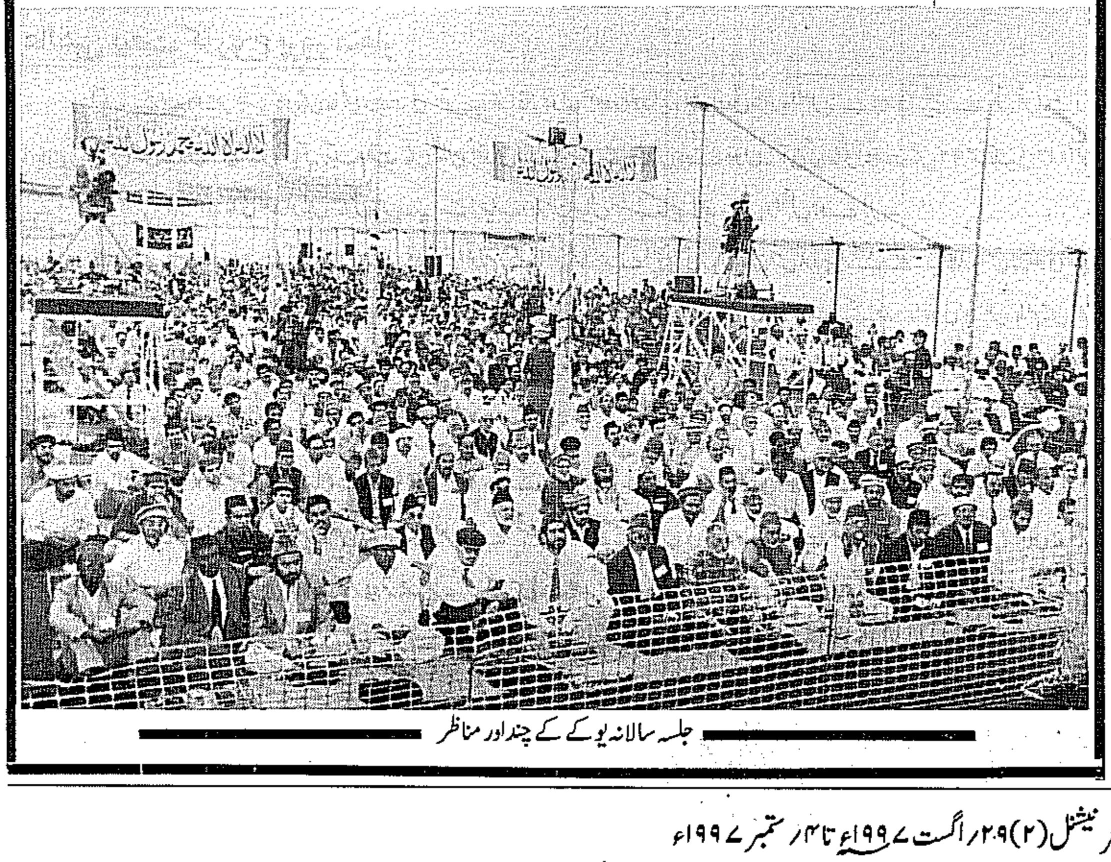

جلسہ سالانہ یوکے کے چند اور مناظر

اسلام میں ارتداد کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع جلسہ سالانہ یوکے، ۱۹۸۶ء

چھٹی قسط

عہد علی کی روایت

اب ہم حضرت علیؓ کے دور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہاں وہاں بھی ایک بڑی خطرناک قسم کی نظر آنے والی حدیث (یا اثر کہنا چاہئے جس کے ساتھ ایک حدیث بھی منسلک ہے) پیش کی جاتی ہے۔ اور اس حدیث کی سند بظاہر بڑی مضبوط ہے لیکن اس کے متعلق میں آگے جاکر بحث کروں گا۔ حدیث یہ ہے :

" عن عکرمة قال: أتى علي رضي الله عنه بزنادقة. فأحرقهم. فبلغ ذالك ابن عباس فقال لو كنت انا لم أحرقهم، لنهى رسول الله ﷺ : لا تعذبوا بعذاب الله و لقتلتهم لقول رسول الله ﷺ " من بدل دينه فاقتلوه"

(صحیح البخاری کتاب: استتابه المرتدين و المعاندين و قتالهم باب: حكم المرتد و المرتدة)

کہ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس زندیق لوگ لائے گئے۔ ان زندیقوں کو حضرت علیؓ نے زندہ آگ میں جلا دینے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابن عباسؓ نے سنا تو یہ رد عمل ظاہر کیا کہ کہا اگر میں ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر ہمیں اس عذاب کے دینے سے منع فرمایا ہے جو عذاب اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے، یعنی آگ کا عذاب۔ میں انہیں قتل کر دیتا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کردو۔

روایت کی چھان بین

یہ بظاہر سب سے مضبوط استدلال رکھنے والی حدیث ہے جو صحاح ستہ میں سے بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں آئی ہے۔

اس حد تک اس کی صحت ہے مگر کسی روایت کی صحت کا اندازہ صرف اس کے صحاح ستہ میں مذکور ہونے سے نہیں لگایا جاتا بلکہ بعض اور پیمانے بھی ہیں اس کی صحت جانچنے کے۔ ان میں ایک اہم معیار یہ ہے کہ راویوں کی شخصیت اور ان کے تسلسل کے بارہ میں گہری چھان بین کی جائے۔

بڑے بڑے علماء کرام جنہوں نے روایات کی صحت کے بارہ میں تحقیقات کے لئے اپنی زندگیاں صرف کردیں۔ نے عکرمہ کی اس روایت کے بارہ میں فیصلہ دیا ہے کہ یہ روایت "غریب" اور "آحاد" روایات میں آتی ہے یعنی اس کا راوی صرف ایک عکرمہ ہی ہے۔

اور مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ چونکہ امام بخاری نے عکرمہ سے روایت کی ہے اس لئے دوسرے محدثین نے بھی اس کی ہر روایت قبول کر لی بغیر اس کے کہ وہ خود اس بارہ میں تحقیق کرتے۔

(الرفع والتکمیل۔ طبع قدیم لکھنو)

یہ تو ممکن ہے کہ ایک ہی راوی سے مروی روایت صحیح اور معتبر حدیث ہو مگر وہ روایت ایسی حدیث صحیح کے پائے کو نہیں پہنچ سکتی جو کئی راویوں سے پہنچتی ہو۔ اس لئے ایسی آحاد روایات پر ایسے امور کے بارہ میں بناء نہیں کی جاسکتی جو حقوق وذمہ داریوں اور واجبات اور سزاؤں سے تعلق رکھتے ہوں۔ خصوصاً حدود کے مسائل کے بارہ میں یعنی سزائیں جن کو خود قرآن نے مقرر کیا ہے۔ لہذا ایسے نازک اور حساس مسئلہ کے بارہ میں ایسی حدیث آحاد پر بناء نہیں کی جاسکتی خواہ وہ بعض علماء کے نزدیک صحیح ہی کیوں نہ ہو۔

راوی خارجی ہے

پھر ہمیں راوی عکرمہ اور اس کی شہرت کے بارہ میں مزید چھان بین کرنا ضروری ہے۔ جب اس روایت کو اس معیار سے پرکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کا راوی عکرمہ خارجی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دشمن تھا۔ چنانچہ رجال حدیث کی بڑی اور اہم کتاب میں اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ ایسا کمینہ اور خبیث شخص تھا کہ مسلمانوں نے اس کا جنازہ تک نہیں پڑھا۔ اسی وجہ سے ایسے علماء حدیث جن کو روایات کی صحت جانچنے کے بارہ میں ید طولیٰ حاصل تھا، یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس روایت کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ اس کا راوی زندیق اور خارجی تھا اور حضرت علیؓ کے دشمنوں کا حامی تھا خصوصاً ان ایام میں جب حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے درمیان اختلافات شروع ہوئے۔

عباسی دور میں عکرمہ نے ایک نیک اور خداترس عالم کے طور پر بڑی شہرت اور تعظیم حاصل کرلی تھی اور یہ بات واضح ہے کہ اس شہرت کا باعث اس کا حضرت علیؓ کی مخالفت اور عباسیوں کی حمایت تھا جو سیاست کی وجہ سے ہر اس شخص اور چیز کی مخالفت کرتے تھے جس کا تعلق اولاد علیؓ سے ہو۔ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ قتل مرتد کی روایات نے دراصل بصرہ، کوفہ اور یمن میں رونما ہونے والے واقعات سے جنم لیا ہے کیونکہ اہل حجاز یعنی مکہ اور مدینہ والے اس روایت سے بالکل لاعلم نظر آتے ہیں۔

پھر اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ عکرمہ کی اس روایت کے راوی عراقی ہیں۔ اور اس ضمن میں قارئین کو امام طاؤس بن قیسان کا یہ قول نہیں بھولنا چاہئے کہ :

"اگر کوئی عراقی تجھے سو حدیثیں بتائے تو ان میں سے ۹۹ کو تو بالکل پھینک دو اور باقی کے بارہ میں بھی شک ہی کرو"۔

(سنن ابی داؤد)

جہاں تک عکرمہ کے خارجی، غیر ثقہ اور کذاب ہونے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں کتب الرجال کی بڑی بڑی تالیفات سے درج ذیل شواہد آپ کے سامنے پیش ہیں :

(ا)۔ الذہبی کہتے ہیں :

"ہمیں الصلت ابو شعیب نے بتایا کہ میں نے محمد بن سیرین سے عکرمہ کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات سے کوئی تکلیف نہیں کہ وہ اہل جنت میں سے ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے"۔

الذہبی مزید کہتے ہیں

"یعقوب بن الحضرمی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ ایک بار عکرمہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ اس مسجد میں موجود سب لوگ کافر ہیں۔ عکرمہ اباضیہ فرقہ کے خیالات رکھتا تھا"۔

الذہبی مزید فرماتے ہیں :

"ابن المسیب نے اپنے غلام برد سے کہا کہ میری طرف منسوب کر کے جھوٹی روایات بیان نہ کرنا جیسے عکرمہ، ابن عباس کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتا ہے"۔

(محمد بن احمد بن العثمان الذہبی (وفات ۷۴۸ هجری) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، طبعه ثالثه ۱۹۶۳ء، دار احیاء الکتب العربیه عیسی البابی الحلبی، القاهره، القسم الثالث. صفحه ۹۴ تا ۹۷)

(ب) : ایک اور محقق لکھتے ہیں :

"عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ میں علی بن عبداللہ بن عباس کے ہاں گیا تو دیکھا کہ حضرت الحسن کے گھر کے دروازے کے سامنے عکرمہ پابہ زنجیر پڑا ہے۔ میں نے علی کو کہا کیا تمہیں خوف خدا نہیں؟ علی کہنے لگے۔ یہ خبیث (عکرمہ) میرے والد صاحب کے نام پر جھوٹی روایات بیان کرتا پھرتا ہے"۔

نیز لکھتے ہیں :

"وھیب روایت کرتے ہیں کہ میں یحییٰ بن سعید الانصاری اور ایوب کے پاس تھا کہ انہوں نے عکرمہ کا ذکر کیا۔ یحی بن سعید نے کہا کہ عکرمہ کذاب تھا"۔

(ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن الحماد المکی۔ الضعفاء الکبیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول ۱۹۸۴ء، السفر الثالث صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

(ج) : حضرت ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

☆ یحییٰ بن معین نے کہا : امام مالک بن انس نے عکرمہ سے صرف اس وجہ سے روایت بیان نہیں کی کہ وہ صفریہ فرقے کے خیالات رکھتا تھا۔

☆ عطار کہتے ہیں کہ وہ (عکرمہ) اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

☆ الجوزجانی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ کیا عکرمہ اباضی تھا۔ انہوں نے کہا : کہا جاتا ہے کہ وہ صفری تھا۔

☆ مصعب الزبیری کے نزدیک عکرمہ خارجی خیالات کا حامل تھا۔

☆ ابراہیم بن منذر نے معن بن عیسیٰ اور دوسرے لوگوں سے روایت کی ہے کہ امام مالک، عکرمہ کو ثقہ خیال نہ کرتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ اس کی بیان کردہ روایات قبول نہ کی جائیں۔

☆ میں نے اہل مدینہ میں سے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ عکرمہ اور عزہ نامی لڑکی کے عاشق کثیر کی میتیں ایک ہی دن میں مسجد کے دروازے کے سامنے لائی گئیں۔ لوگوں نے کثیر کا جنازہ تو پڑھ لیا مگر عکرمہ کا جنازہ نہ پڑھا۔ احمد سے بھی اسی مفہوم کی روایت بیان ہوئی ہے۔

☆ ہشام بن عبداللہ المخزومی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ذئب کو کہتے سنا کہ عکرمہ غیر ثقہ تھا اور میں نے اسے دیکھا ہوا ہے"۔

(امام حافظ شهاب الدین احمد بن حجر العسقلانی. تهذیب التهذیب، مطبعه مجلس دائرة المعارف النظامیه، حیدرآباد دکن. طبع اول، جز ہفتم، صفخه ۲۶۷ تا ۲۷۱)

پس ایک ایسی روایت پر بناء کرنا جس کے بارہ میں واضح طور پر ثابت ہو کہ اس کا راوی سخت جھوٹا تھا اور حضرت علیؓ کا دشمن ہے قطعاً جائز نہیں۔

داخلی شہادت

پھر جب ہم روایت کے الفاظ کی چھان بین کرتے ہیں تو اس کو کئی لحاظ سے غلط پاتے ہیں :

ا۔ اس میں شک نہیں کہ ابن عباسؓ کا اپنا ایک مقام ہے مگر حضرت علیؓ کے مقام کا مقابلہ تو وہ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ خلیفۃ الرسولؐ تھے۔ خدا نے ان کو خلافت کے لئے چنا تھا۔

یہ ممکن نہیں تھا کہ حضرت ابن عباسؓ کو تو آنحضرت ﷺ کی ہدایت کا پاس ہو اور حضرت علیؓ کو پاس نہ ہو۔ اگر ہم روایت کو درست بھی مان لیں تب بھی ابن عباس کا طرز بیان ہی بتا رہا ہے کہ وہ اس خبر کی تصدیق ہی نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں : میں اپنے متعلق سوچ کر دیکھتا ہوں تو میں کبھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہی نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ واضح حکم تھا۔ حضرت علی کب ایسا کر سکتے ہیں۔

اس لئے حضرت علیؓ کے متعلق ایسی ذلیل بات منسوب کرنا کہ انہوں نے زندہ جلا دیا یہ بالکل جھوٹ ہے اور قطعی جھوٹ ہے۔ کیونکہ آپ کے ایک شدید دشمن کی طرف مروی ہے جو حضرت علیؓ پر بہتان بازی کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس بات کی تصدیق ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں عکرمہ بتاتا ہے کہ جب حضرت علیؓ کو حضرت ابن عباسؓ کے اس رد عمل کی خبر پہنچی تو آپ نے سخت برہم ہو کر کہا "ویح ابن عباس" کہ خدا ابن عباس کو غارت کرے۔

(سنن ابوداؤد، الحدود، الحکم فیمن ارتد)

۲۔ پھر "من بدل دینہ فاقتلوہ" کا جملہ عمومیت رکھتا ہے اور اس کے کئی معنی کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ لفظ "من" مرد، عورتوں اور بچوں سب پر اطلاق پاتا ہے مگر کئی فقہاء ایسے ہیں جنہوں نے مرتد عورت کے قتل کو ناجائز قرار دیا ہے۔

۳۔ پھر "دینہ" میں لفظ دین سے کوئی بھی دین مراد لیا جا سکتا ہے صرف اسلام ہی مراد نہیں لیا جا سکتا۔ بت پرستوں کے دین کو بھی قرآن میں دین کہا گیا ہے۔

(سورہ الکافرون)

ان احتمالات کے ہوتے ہوئے ایسی روایات کو صرف ایسے مسلمان سے جو اپنا دین بدل دے مخصوص کردینا

کس طرح ممکن ہے؟ قانون کی حساس وباریک زبان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس روایت کی رو سے تو ہر اس انسان کو جو اپنا دین بدلے قتل کیا جائے گا خواہ اس کا کوئی بھی دین ہو۔ پھر تو ہر وہ یہودی جو عیسائی ہو جائے قتل کیا جائے گا اور اور ہر عیسائی جو مسلمان ہو جائے قتل کیا جائے گا اور ہر وہ مشرک جو کوئی اور دین اختیار کرے قتل کیا جائے گا۔ پھر لفظ "من" اسلامی حکومت کی حدود سے باہر بھی اطلاق پائے گا یعنی ہر وہ شخص جو اپنا دین بدلے قتل ہوگا خواہ اسلامی حکومت کے باہر آسٹریلیا میں رہتا ہو یا افریقہ اور جنوبی امریکہ کے جنگلوں میں!!۔

نیز سوچئے کہ اسلام خود تو اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلاؤ حتی کہ وہ ہر مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مبلغ اور داعی الی اللہ بنے۔ مگر دوسرے مذاہب کے بارہ میں کیا ہوگا؟ کیا ان کو بھی تبلیغ کا ویسا ہی حق ہوگا جیسا اسلام کو ہے؟ قتل مرتد کے غیر انسانی اور بدعتی نظریہ کے حامی حضرات یہ نہیں سوچتے کہ مختلف قوموں اور مذاہب کے باہمی انسانی تعلقات پر اس نظریہ کے کیسے بدنتائج پڑیں گے؟ وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ اگر اس نظریہ کو درست مانا جائے تو پھر دوسرے لوگوں کو تو اپنا دین بدلنے کی اجازت ہوگی مگر مسلمانوں کو اپنا دین چھوڑنے کا حق نہ ہوگا اور اسلام کو تو یہ حق ہوگا کہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کا دین بدلے مگر دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو قطعاً یہ حق نہ ہوگا کہ اسلام کے پیروکاروں کو دوسرے عقائد کا قائل کریں؟ اسلام کے عدل وانصاف کو یہ کیسی بھیانک شکل میں یہ لوگ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں؟

لہذا اس روایت سے قتل مرتد کا استدلال کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ اس کا مفہوم غیر واضح ہے۔ اس کا راوی کذاب، فاسق اور خارجی ہے جو حضرت علیؓ پر یہ تہمت لگا رہا ہے کہ آپ نے زندیقوں کو زندہ جلوا دیا اور اگرچہ حضرت امام بخاریؒ کو علم نہ ہو سکا مگر آپ کے بعد کے محدثین نے ثابت کیا ہے کہ وہ خارجی اور حضرت علیؓ کا دشمن تھا اور اس کا فسق اور خباثت اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ مسلمانوں نے اس کا جنازہ تک پڑھنا گوارا نہ کیا۔

"من بدل دينه فاقتلوه"

کے اصل معنی

جہاں تک اس ٹکڑے "من بدل دينه فاقتلوه" کا تعلق ہے تو ہماری تحقیق بتاتی ہے کہ اگر یہ ٹکڑہ درست اور سچا ہے تو اسے دوسری تفصیلی احادیث کے بیان سے الگ کر کے پیش کیا گیا ہے، جو سب کی سب، بلا استثناء قتل مرتد کے ذکر سے خالی ہیں۔ وہ صرف ان مرتدین کے قتل کا ذکر کرتی ہیں جو مسلمانوں سے جنگ کرتے اور ان کے خلاف تلوار سونتتے ہیں۔ ان احادیث میں سے چند بطور نمونہ پیش ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

یعنی عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں ہرگز جائز نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ اول یہ کہ اس نے کسی جان کو قتل کیا ہو جس پر بدلہ میں اسے قتل کیا جائے۔ دوم یہ کہ وہ ایسا شخص ہو جو باوجود شادی شدہ ہونے کے زنا کا مرتکب ہوا ہو۔ سوم یہ کہ وہ دین سے نکل جائے اور جماعت کو چھوڑ دے۔

(بخاری كتاب الديات باب قول الله "ان النفس بالنفس")

حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ: لَا. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَوَاللّٰهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ. رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ. فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک روز دربار لگایا اور لوگوں کو ملنے کے لئے بلایا۔ لوگ آپ کے پاس آئے۔ ایک کیس کے بارہ میں آپ نے مجھے فرمایا۔ ابوقلابہ تمہاری کیا رائے ہے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے سوائے درج ذیل تین قسم کے مجرموں کے کسی کو قتل نہیں فرمایا۔ ایک تو وہ جو دوسرے کو بغیر وجہ کے قتل کرے۔ پھر وہ جو محصن ہونے کے باوجود (شادی شدہ ہونے کے باوجود) زنا کا ارتکاب کرے۔ پھر وہ جو خدا اور رسول سے محاربت (جنگ) کرے اور اسلام سے مرتد ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا انس بن مالک نے حضورؐ سے یہ بیان نہیں کیا کہ حضورؐ نے چوری کرنے کے جرم میں ہاتھ کٹوائے تھے اور مجرموں کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلائیاں پھیرنے کا حکم دیا تھا اور پھر انہیں دھوپ میں پھینکوایا تھا۔

میں نے کہا انس والی حدیث میں بیان کرتا ہوں انس نے مجھے بتایا تھا کہ عکل ثمانیہ کے بعض لوگ حضورؐ کے پاس آئے اور آپ کی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہو گئے۔

آب وہوا موافق نہ ہونے کی وجہ سے بیمار ہو گئے اور اس امر کی حضورؐ کے پاس شکایت کی۔ آپ نے فرمایا آپ لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ باہر اونٹ چرانے کیوں نہیں چلے جاتے تا ان کا دودھ وغیرہ پی سکو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور صحت یاب ہو گئے۔

تب انہوں نے حضورؐ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہانک کر لے گئے۔ جب حضورؐ کو اس بات کی اطلاع ملی تب حضورؐ نے لوگوں کو ان کے پیچھے بھجوایا۔ چنانچہ ان کو حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تب حضورؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنے کا حکم دیا نیز ان کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلائیاں پھری گئیں۔ اور انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

میں نے کہا ان کے اس جرم سے بڑھ کر کوئی جرم بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک تو وہ اسلام سے مرتد ہوئے پھر قتل کیا اور چوری بھی کی۔

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا. فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ: وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ بولا، انہیں ہانک کر لے گئے اور ساتھ ہی اسلام سے مرتد بھی ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ایک مومن چرواہے کو قتل بھی کیا تھا۔ آپؐ نے ان کو پکڑنے کے لئے آدمی دوڑائے، جن کے ہاتھ یہ مجرم پکڑے گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھیریں۔ ان لوگوں کے بارہ میں آیت محاربہ نازل ہوئی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الحدود باب ماجاء فی المحاربہ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو سوائے تین وجوہ کے خون بہانا جائز نہیں۔ یا وہ ایسا شخص ہو جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو۔ ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا۔ یا ایسا شخص ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے نکلا ہو۔ ایسے شخص کو یا قتل کیا جائے گا یا صلیب دے کر مارا جائے گا یا ملک بدر کیا جائے گا۔ یا ایسا شخص ہو جس نے کسی جان کا ناحق خون کیا ہو۔ اسے مقتول کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فی من ارتد)

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون کرنا جائز نہیں سوائے ان تین جرائم میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہوا ہو، اسے سنگسار کیا جائے گا۔ یا ایسا شخص ہو جو اسلام سے نکل کر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے لگ جائے۔ یہ شخص یا قتل کیا جائے گا یا صلیب دے کر مارا جائے گا یا ملک بدر کیا جائے گا۔

(سنن النسائی، کتاب المحاربہ باب التصلیب)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کا قتل جائز نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہو۔ ایسی صورت میں وہ سنگسار کیا جائے گا۔ یا وہ کسی کو عمداً قتل کرے ایسی صورت میں وہ قتل کیا جائے یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو کر اس سے نکل جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرے۔ ایسی صورت میں وہ یا تو قتل کیا جائے گا یا صلیب دے کر مارا جائے گا۔ یا ملک بدر کیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی کتاب الحدود والدیات)

لغت میں

قتل کے مجازی معنی

پھر لغت کی کتب میں قتل، مجازی معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ عربی زبان کے عظیم علماء نے لکھا ہے:

☆و من المجاز: قتل الشیء خبرا و علما. أی علمه علما تاما. و قتل الشراب: اذا مزجه بالماء فأزال بذالك حدته.

☆و قتل فلانا: أذله.

☆و تقتل الرجل للمرأة: خضع، و ناقة مقتلة.

☆ و قوله تعالیٰ: قتل الانسان ما اکفره، أی لعن، قاله الفراء، و قوله: قاتلهم الله انی یؤفکون. ای لعنهم. و فی الحدیث: قاتل الله الیهود: أی قتلهم الله. و قیل لعنهم. و قیل عاداهم. و فی حدیث المارین یدی المصلی. قاتله فانه لشیطان: أی رافعه من قبلتك. و لیس کل قتال بمعنی القتل.

بقیه: صفحه نمبر ۱۱ پر ملاحظه فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جو ہمارے مباہلے کے سال کے نتیجہ کو دکھانے والا جلسہ ہوگا

جب دشمن دکھ دے، مخالفانہ چالیں چلے تو تم نے جہاں توکل کرنا ہے وہاں صبر سے بھی کام لینا ہے

اگر دعا کریں گے تو انشاء اللہ اگلے دو سال میں خدا اپنے فضل سے ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۱؍جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۱؍وفا ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قل يٰعبادى الذين امنوا التقوا ربكم. للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة.
و ارض الله واسعة. انما يوفى الصٰبرون اجرهم بغير حساب﴾
(الزمر آیت ۱۱)

جلسہ سالانہ یو کے جو عملاً سب دنیا کا مرکزی جلسہ بن چکا ہے بہت قریب آرہا ہے۔ اس جلسے کی آمد کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی آمد بھی شروع ہے جو اکثر شامل ہوتے ہیں ان میں منتظمین بھی ہیں، کام کرنے والے بھی ہیں جو نیک نیتیں لے کر خدمت کی غرض سے یہاں پہنچتے ہیں مگر اس وقت اس جلسے کے ذکر میں جلسے کے کاموں سے متعلق اور ذمہ داریوں سے متعلق کچھ بیان نہیں کروں گا بلکہ اس جلسے کی ایک اور حیثیت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جو ہمارے مباہلے کے سال کے نتیجے کو دکھانے والا جلسہ ہوگا کیونکہ اس مباہلے میں خصوصیت کے ساتھ سب احمدیت کے دشمنوں کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ تم زور مارو، دعائیں کرو، جو کچھ بن سکتی ہے بناؤ لیکن تم احمدیت کو ناکام نہیں کر سکتے اور اگر تم سچے ہو تو ہم تمہیں وقت دیتے ہیں دعائیں کرو، دعائیں کرواؤ، زور مارو، سب کوششیں کر لو لیکن تم دیکھنا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت کثرت کے ساتھ بڑھ کر جماعت احمدیہ پھیلے گی اور بھی برکت کے آثار دکھائی دیں گے یہ مقابلہ ہے جو اس جلسہ سالانہ پر کھل کر سامنے آجائے گا اور اس ضمن میں جماعتیں پہلے بھی کوشش کرتی تھیں اب اور بھی زیادہ کوشش کر رہی ہیں اور کوشش سے بڑھ کر دعاؤں سے کام لے رہی ہیں اور دعائیں بھی کوشش کا حصہ ہی ہیں کیوں کہ دعاؤں کے بغیر تو کوششیں کبھی بھی ثمر آور نہیں ثابت ہوتیں، کبھی ان کو پھل نہیں لگا کرتا۔

پس اس پہلو سے میں خصوصیت سے جماعت کو اس جلسہ سالانہ کی آمد کے تعلق میں وہ تبلیغی کاروبار جو ہم نے شروع کر رکھا ہے، ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کے ضمن میں کچھ باتیں آپ سے عرض کرنی چاہتا ہوں۔ یہ آیت جس کا میں نے انتخاب کیا ہے اس کا مضمون بالآخر اس بات پر پہنچتا ہے ﴿انما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب﴾ کہ یقیناً صبر کرنے والوں کو اجر بغیر حساب کے بہت بڑھایا جاتا ہے اور صبر کرنے والوں کے ساتھ حساب نہیں کیا جاتا۔ پس یہ بات ہے جو آپ کو اس وقت پیش نظر رکھنی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی کوششوں سے ہمیشہ سے تبلیغ کے میدان میں کام کرتی رہی ہے مگر اس سے پہلے جو بھی پھل ملتے تھے وہ ذرا حساب کے مطابق ہوا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے صبر کی طاقتوں سے پورا کام نہیں لیا اگر فی الحقیقت ہم صبر کی طاقتوں سے پورا کام لیتے تو لازماً بغیر حساب کا نظارہ ضرور دیکھنے میں آتا۔

اب جماعت احمدیہ میں عالمگیر سطح پر اس شعور کو بیدار کیا جا رہا ہے کہ جب دشمن دکھ دے یا مخالفانہ چالیں چلے تو تم نے جہاں توکل کرنا ہے وہاں صبر سے بھی کام لینا ہے اور ہرگز صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اس کی ایک تازہ مثال ایک ایسے افریقن ملک کی صورت میں سامنے آئی جہاں پاکستان کی طرز پر ایک بھرپور کوشش کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم جماعت قرار دیا جائے۔ وہ خبیث پودا جس کو قرآن کریم خبیث پودا قرار دیتا ہے میں گالی کے لئے لفظ خبیث استعمال نہیں کر رہا بلکہ قرآنی اصطلاح میں یہ لفظ بیان کر رہا ہوں وہ پھیلتا نہیں مگر اکھیڑا جاتا ہے جگہ جگہ سے اور پھر آندھیاں اس کو دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں۔

اس ضمن میں یاد رکھیں کہ وہ "پوہلی" جو زرد رنگ کا پھول رکھتی ہے اور کانٹوں والا ایک پودا ہے اس کے پھیلنے کا بھی یہی طریق ہے۔ وہ اکھیڑی جاتی ہے زمین سے مگر آندھیاں اس کو لئے پھرتی ہیں جہاں جہاں وہ گرتی ہے وہاں کچھ بد اثر ضرور دکھاتی ہے۔ پس اس وقت مولویوں کی دوڑ اس جڑی بوٹی کی طرح ہے جو بیماریاں پھیلانے والی، کانٹے لئے پھرتی ہے ساتھ ساتھ اور جگہ جگہ کوشش کرتی ہے کہ خدا کے لگائے ہوئے پودوں کا خون چوس جائے اور ان کا رس پی کر خود بڑھے۔ یہ وہ سارے علماء ہیں جن کی میں بات کر رہا ہوں ان کی حکمت عملی اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ جہاں بھی وہ خدا کے لگائے ہوئے پودے دیکھتے ہیں کہ وہ نشوونما پا رہے ہیں وہاں یہ پوہلیاں ضرور پہنچ جاتی ہیں لیکن باقی زمین کھلی پڑی ہے وہاں جا کر اپنے اثر کو جس کو یہ نیک سمجھتے ہیں اس کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

پس جماعت احمدیہ مولویوں کے پیچھے بھاگی نہیں پھر رہی، مولوی جماعت احمدیہ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہ ایک خاص قابل توجہ بات ہے۔ جہاں جہاں جماعت احمدیہ کو کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں یہ خبیث پودا جس کی جڑیں اکھیڑی گئی ہیں یہ وہاں پہنچتا ہے اور وہاں کوشش کرتا ہے کہ وہ رس جو جماعت احمدیہ نے چوسا ہے جس کے نتیجے میں جماعت کی آبیاری ہو رہی ہے وہ یہ چوسنا شروع کر دیں اور اس میں ہم نے ان کو ناکام کرنا ہے اور بالکل نامراد کر کے دکھا دینا ہے اس ضمن میں وہ افریقہ کا ملک میرے ذہن میں آیا تھا جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں بڑی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور جہاں جہاں بھی ہوئی ہیں وہاں ضرور مولوی پہنچتا ہے۔

چنانچہ حکومت پر اثر انداز ہوا اور بعض کارندوں کو اپنے ساتھ شامل کیا اور وہ تحریک شروع کر دی کہ جس سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت ہی غلیظ زبان نہ صرف ریڈیو پر بلکہ ٹیلی ویژن پر بھی کی جانے لگی یعنی حکومت کی مشینری جب خود اپنے آپ کو اس میں ملوث دکھانا نہیں چاہتی تھی اس کے باوجود وہ اس میں ملوث تھی کیونکہ ذرائع ابلاغ جو حکومت کے قبضے میں تھے وہ ان لوگوں کے ہاتھ میں چلے گئے اس پر جماعت کو دو طرح کی فکریں لاحق ہوئیں ایک یہ کہ یہ علاقہ زرخیز تھا جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس میں نشوونما پا رہی تھی اب ان لوگوں نے انہیں لوگوں میں کام کرنا ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعید فطرت بندے ڈھونڈا کرتے تھے اور وہاں ان کے گند لگ جائیں گے تو ہمارے ملک کو اس لحاظ سے بہت نقصان پہنچے گا۔ یہ تبصرہ تھا جو اس ملک کے رہنے والے کر رہے تھے اور پریشان تھے۔

دوسرا فکر ہمارے مربیوں کو اور امراء کو یہ لاحق ہوا کہ جماعت بڑی جوشیلی ہے اور ان کے گند بولنے سے اور ان کے بکواس کرنے کے نتیجے میں ہو سکتا ہے ان کو جوش آجائے اور جوش کے نتیجے میں پھر ایسی کارروائیاں ہوں جو جماعت کے اصول کے خلاف ہیں اور وہ ان دشمنوں کو فائدہ پہنچائیں گی ہمیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ اگر قتل و غارت شروع ہو جائے، اگر مخالف فریق کے کچھ آدمی مارے جائیں اور احمدیت کو بظاہر اس پہلو سے غلبہ ہو تو یہ غلبہ نہیں ہے۔ غلبہ یہ ہے کہ اپنے بے شک مارے جائیں مگر کثرت سے اور پھیلیں اور یہ غلبہ صبر کا غلبہ ہوا کرتا ہے اس لئے میں نے اس آیت کی تلاوت کی ہے کہ آپ کو سمجھاؤں کہ صبر کیا ہوتا ہے اور اس کے کیا نتیجے نکلتے ہیں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کو وہاں بار بار میں نے پیغام بھجوائے اور تاکید کی کہ تم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا اور جوابی کارروائی ضرور کرنی ہے لیکن ان حدود میں رہتے ہوئے جن کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور صبر کو پکڑے رکھا لیکن بڑے زور سے جوابی کارروائی کی اور یاد رکھیں کہ جوابی کارروائی جو صحیح رستوں پہ چلتی ہے وہ صبر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ وہ لوگ جو صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور جنگ و جدال پر اتر آتے ہیں ان کے جوش اسی میں نکل جاتے ہیں سارے۔ کچھ ان کے مارے گئے اور معاملہ ختم ہو گیا۔ جن کو کہا جائے کہ تم نے صبر سے کام لینا ہے اور اپنے غصوں کو نکالنا نہیں وہ مجبور ہو کر اچھی باتوں پر اپنے جوش کو صرف کرتے ہیں وہی جوش جو لوگوں کو مارنے پر صرف ہونا تھا وہ تبلیغ کرنے پر صرف ہوا۔ وہی جوش احمدیت کی خوبیاں دکھانے پر صرف ہونے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی تدبیر اس بری طرح ناکام ہوئی کہ وہ سارے راہنما جو اس تدبیر کے راہنما تھے وہ یا تو اپنے مناصب سے ہٹا دئے گئے یا لکھ لکھ کر جماعت سے معافیاں مانگنے لگے اور اقرار کیا کہ یہ غلط کام ہو رہا تھا۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بہت جزا دیا کرتا ہے ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ لیا۔

پس تمام دنیا میں یہی کوششیں جماعت کے خلاف جاری ہو چکی ہیں جہاں جہاں یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ جماعت کو خصوصیت سے کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں ایک مخالفانہ چال ضرور چلی جاتی ہے وہ سارے مولوی جو سوئے ہوئے تھے ایک دم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی تو خدا کی زمینیں تھیں، وہاں جا کے کام کیوں نہ کیا۔ لیکن احمدیت کو جب خدا تعالیٰ زمینیں عطا کرنے لگتا ہے تو ان کو جوش آجاتا ہے ان زمینوں پر قبضہ کی کوشش کرتے ہیں جن پہ احمدیت قبضہ کر رہی ہے۔ یہی چیز ہندوستان میں بھی ظاہر ہوئی ہے، پتہ نہیں کب سے سوئے پڑے مولوی جن کو نہ مسلمانوں کے اخلاق کی فکر، نہ ان کے کردار کی طرف توجہ، نہ ان کے ایمان اور عقائد کے متعلق کوئی فکر، اپنے اپنے ڈیرے لگائے ہوئے اپنی اپنی سیادت پر راضی بیٹھے تھے جب دیکھا کہ جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے تو اس کی تکلیف پہنچی ہے، شرک کے پھیلنے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ سارے ہندوستان میں جب شرک پھیل رہا تھا اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والے شرک پھیلا رہے تھے کھلم کھلا اس وقت ان کو کوئی ہوش نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ ہی تھی جو اس وقت بھی ان لوگوں سے نبرد آزما تھی۔

اب چونکہ ہندوستان کی توجہ جماعت کی طرف ہو گئی ہے اس لئے مولوی بہت اٹھ کھڑا ہوا ہے، بہت جوش دکھا رہا ہے۔ اس پر جب ان کی گالیاں سنیں اور لوگوں نے مجھ تک پہنچائیں تو میں نے جماعت کو یہی تاکید کی کہ آپ صبر سے کام لیں اور صبر کا یہی وقت ہوا کرتا ہے اس سے پہلے آپ کا حسن خلق دکھانا اور یہ کہنا کہ دیکھو ہم بڑا صبر کر رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب آزمائش آئے اور آزمائش کے مقابل پر صبر مضبوطی سے اپنے پاؤں پر قائم رہے اور آندھیوں کے مقابل پر وہ اس طرح استقامت دکھائے جیسے مضبوط جڑوں والے درخت آندھیوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ صبر ہے اور ان لوگوں کی پرورش خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اور ﴿ارض اللہ واسعۃ﴾ کا مطلب ان معنوں میں یہ بنتا ہے کہ اگر تم ایک تھے تو تمہیں پھیلا دیا جائے گا اور زیادہ زمینیں تمہارے سپرد کر دی جائیں گی اور خدا کی زمینیں بہت ہیں اس لئے فکر نہ کرنا تمہارے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکالی جائے گی بلکہ تمہاری زمین بڑھائی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہی ہوا۔ ہندوستان میں جب سے جماعت احمدیہ شروع ہوئی ہے آج تک اتنی بیعتیں نہیں ہوئیں جتنی اس سال ہوئی ہیں جبکہ مولویوں نے اپنا پورا زور مار دیا تھا، ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے، ہر طرح کے حربے اختیار کئے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بے انتہا بکواس اور گندگی اچھالی گئی اور علاوہ ازیں نو احمدیوں پر بدنی ظلم کئے گئے۔ بعض علاقوں میں گاؤں کے گاؤں ان پہ چڑھ آئے اور اب خدا کے فضل سے اسی ظلم کے سائے تلے جماعت احمدیہ آگے بڑھی ہے اور بعض علاقوں میں جہاں یہ ظلم ہو رہا تھا میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ تم نے رکنا نہیں، یہ تم عہد کرو اور یہ صبر کا حصہ ہے۔ جو مرضی ہو تم صبر کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہوئے آگے بڑھو اور ضرور تم کامیاب ہو گے۔

چنانچہ آج ہی کی ڈاک میں مجھے یہ خط دکھائی دیا اور یہ اس جمعہ سے تعلق رکھنے والا ہے۔ ایک دوست لکھتے ہیں یعنی ایک علاقے کے منتظم اعلیٰ ہیں وہ کہتے ہیں جہاں پہلے ہمیں مار پڑا کرتی تھی وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور بعض گاؤں اپنی مسجدوں سمیت احمدی ہو گئے ہیں اور انہوں نے مولویوں کو کہلا بھیجا ہے اب اگر تم آئے تو اپنی خیر منا کے آنا۔ میں نے ان کو تاکیداً لکھا ہے فوری طور پر کہ اب ان کو بھی صبر کی تلقین کرو لیکن جب انسان کثرت سے دیکھتا ہے تو بعض دفعہ ایسے جوش کے اظہار ہو بھی جاتے ہیں ان کو سمجھانا ہے پیار سے اور یہ میرا پیغام براہ راست ان کو پہنچ رہا ہو گا، وہ غور سے اس بات کو سن لیں کہ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان علاقوں میں بھی غلبہ عطا کیا ہے جن میں پہلے غیروں کا قبضہ تھا جو آپ پر ظلم کیا کرتے تھے آپ کا غلبہ اس وقت ہو گا جب آپ اسلام کی تعلیم کے مطابق غلبہ حاصل کریں گے اور اس غلبے میں مظلومیت شامل ہے۔ آپ کی مظلومیت آپ کے ہاتھ سے نہیں جانی چاہئے۔

اگر عددی کثرت ہو اور اس کے باوجود بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے انسان جسمانی بدلہ نہ لے تو یہ صبر ہے۔ اگر جسمانی طاقت نہ ہو اور انسان خاموش بیٹھا رہے تو اس کو صبر نہیں کہا جاتا خواہ صبر ہو بھی مگر صبر دکھائی نہیں دے گا وہ صبر دکھائی اس وقت دے گا جب جسمانی غلبہ ظاہر ہو چکا ہو اور پھر دوسروں کو ظلم کا حوصلہ ہو اور غالب آنے والے جانتے ہوئے کہ ہم طاقتور ہیں اپنے ہاتھ روک لیں وہ روکنا خدا کی خاطر ہو گا۔ پس ان احمدیوں کو میری نصیحت ہے، میرا خط تو نہ جانے کب پہنچے گا لیکن اس خطبے کے ذریعے وہ خوب سن لیں کہ ان سب علاقوں میں جہاں خدا تعالیٰ نے آپ کو غلبہ عطا فرمایا ہے آپ کی تعداد کی وجہ سے نہیں فرمایا، آپ کی مظلومیت کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے، آپ کے صبر کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے اگر مظلومیت ہی ہاتھ سے جاتی رہے اور صبر ہی جاتا رہا پھر خدا کا یہ وعدہ کہ ﴿انما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب﴾ یہ آپ سے واپس لے لیا جائے گا۔

پس جو بے حساب مل رہا ہے اس کو چھوڑ کر اسی پرانے حساب کے مطابق ایک ایک دو دو بیعتوں پر اگر آپ نے واپس لوٹنا ہے تو پھر جو مرضی کریں لیکن خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اگر پیش نظر رکھنا ہے تو ہر غلبے کے ساتھ جو جسمانی ہو روحانی غلبہ اس طرح حاصل کریں کہ آپ مظلوم ہی رہیں، آپ ظالم کبھی نہ بنیں۔ اور وہ لوگ جو مظلوم رہتے ہیں ان پر بعض دفعہ دوسروں کو بڑے بڑے حوصلے پیدا ہو جاتے ہیں ان پر ہاتھ اٹھانے کے وہ بھی برداشت کریں۔ رفتہ رفتہ خدا ظلم کے ہاتھ کاٹے گا اور کئی طریقوں سے خدا تعالیٰ یہ کارروائی کیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ آسمانی طور پر ایسے دشمن غضب کا نشانہ بنا دئے جاتے ہیں آپ کی آنکھوں کے سامنے خدا ان سے انتقام لے گا جو آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور ایسے واقعات خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مختلف جگہوں سے رونما ہونے لگے ہیں۔ جہاں احمدیوں نے صبر سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی حالت کو دیکھ کر دشمنوں پر ان کے بداعمال ظاہر کرنے شروع کر دئے ہیں اس دنیا میں بھی ان کے ساتھ یہ سلوک ہے اور رہے گا اور آخرت میں بھی ہو گا۔

تو جب خدا خود آپ کے خلاف اٹھنے والوں کے ہاتھ کاٹنے کے لئے موجود ہے تو آپ کو ضرورت کیا ہے۔ پس صبر کے ساتھ قرآن کریم میں توکل کو آپ ہمیشہ وابستہ پائیں گے، صبر اور توکل اکٹھا چلتے ہیں، صبر میں ایک تو پھیلاؤ ہے وہ رحمتیں ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ دوسرا توکل ہے کہ خدا خود دشمنوں سے نپٹتا ہے جو دشمن آپ کو مٹانے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے بھی بہت سے ایسے نشان ظاہر ہو رہے ہیں جن کو اس وقت بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ وقت ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں ہر مخالفانہ کوشش کی ناکامی کے بعد اب دشمن نے وہ اوچھا ہتھیار اٹھایا ہے جو پاکستان کے علماء نے اٹھایا تھا۔

ہندوؤں سے درخواست کی جا رہی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو یعنی پاگل پن کی بھی حد ہے۔ اتنی بڑی بیوقوفی سرزد ہو رہی ہے ان سے کہ ان کو اس کا اندازہ نہیں۔ میں نے خود جماعت کو روکا ہوا تھا کہ ایسی تحریک نہ چلائیں جس کے نتیجے میں ہمیں گویا مشرکوں کے ساتھ مل کر کسی رنگ میں بھی مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنی ہو لیکن اپنے ہاتھوں سے یہ کروا بیٹھے ہیں یہ تحریک۔ وجہ یہ ہے کہ اب جماعت احمدیہ کو اجازت ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اب اٹھو، بیشک جوابی کارروائی کرو۔ صبر سے کام لیتے ہوئے تم

مکان برائے فروخت

احمدیوں کے مرکز ربوہ، پاکستان میں مسجد مہدی کے بالمقابل تین منزلہ مکان نیچے پانچ دکانیں، اوپر دو منزلہ مکان برائے فروخت ہے قیمت ۶۸ ہزار جرمن مارک
فوری قبضہ، اس بلڈنگ سے سالانہ ۷۲ ہزار روپے آمد ہے۔ سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

رابطہ کے لئے فون نمبر
چوہدری خورشید احمد فضل: 02662-5402
چوہدری منیر احمد طاہر: 0781-68537
چوہدری مبارک احمد اعجاز: 07821-42886

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

ہندوستان کے ہندوؤں سے کہو کہ تم وہ انصاف دکھاؤ جو پاکستان نہیں دکھا سکا۔ یہ ہمارے متعلق تمہیں بتائیں کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں، تمہیں تو پتہ ہی کچھ نہیں، پہلے پتہ تو کرو کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں۔

ہم ان کے متعلق ان کے قلم سے لکھے ہوئے فتوے دکھائیں گے کہ ایک دوسرے کی نظر میں یہ سارے غیر مسلم ہیں اور اگر یہی ہتھیار انہوں نے برتنے ہیں تو پھر اسی میدان میں مقابلہ ہو جائے تو میں آپ کو یقین سے بتاتا ہوں کہ تمام غیر احمدی فرقوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کے خلاف دوسرے فرقوں نے یہ فتویٰ نہ دیا ہو کہ یہ غیر مسلم، دائرہ اسلام سے خارج بلکہ یہاں تک نہ لکھا ہو کہ ان کا کفر قادیانیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اب یہ مقابلہ کرنا ہے تو چلو یہی مقابلہ کر لو اور ہندوستان میں یہ بہترین مقابلہ ہوگا۔ پس ہندوستان کی حکومت اگر عقل رکھتی ہے تو اول تو اس قسم کے غیر جمہوری مطالبے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گی لیکن اگر کچھ کرنا ہے تو یہ ان کے لئے موقع ہے ان کے دوسرے مسائل بھی سارے حل ہو جائیں گے۔

تمام مسلمان جماعتوں کو موقع دیں کہ وہ دلائل سے ثابت کریں کہ وہ کیوں مسلم ہیں اور دوسرے کیوں مسلم نہیں۔ ہم اس مقابلے کے لئے تیار ہیں اور اس صورت میں اگر وہ انصاف سے کام لیں گے تو ہندوستان میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی مسلم جماعت باقی نہیں رہے گی۔ سارے غیر مسلم لکھے جائیں گے اور ہندوؤں کا ایک اور مسئلہ حل ہو جائے گا ان کو جو آئے دن مصیبت پڑی ہوتی ہے ہندو مسلم فساد اور یہ کہ مقابلے طرح طرح کے یہ سارے قصے ختم ہو جائیں گے کیونکہ احمدیوں کے سوا کوئی مسلمان رہے گا نہیں اور وہ پھر نان مسلم کے طور پر آپ کے کانسٹی ٹیوشن میں لکھے جائیں گے پھر نان مسلم، نان مسلموں سے جو چاہیں سلوک کریں مسلمانوں کو اس سے کیا غرض۔ غیر مسلم آپس میں لڑتے پھریں ہمیں اس سے کیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر انصاف سے پاکستان میں بھی کام لیا جاتا تو صرف ایک جماعت احمدیہ جس کا اسلام قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ باقی سب کا اسلام خود ایک دوسرے کی تلواروں سے کاٹا جا چکا ہے۔ سو فیصد قطعی فیصلے ہر مذہب، ہر فرقے کے موجود ہیں کہ ہمارے سوا باقی فرقے سب جھوٹے، دائرہ اسلام سے خارج ہیں، نام لے لے کر۔ پس اب اس تحریک کے جو بانی مبانی ہیں ان کے متعلق ہندوستان کے اکثریتی فرقے کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کا اسلام محض فرضی ہے، یہ غیر مسلم ہیں، ان کے بچے غیر شرعی ہیں، ورثہ نہیں پا سکتے، یہ کسی مسجد میں گھسیں تو ان کو مار مار کے باہر نکال دو اور مسجد دھلوانے کا خرچ بھی ان سے لو اور طرح طرح کے ایسے فتاویٰ جو اگر میں سارے آپ کو پڑھ کر سناؤں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ایک دوسرے کے خلاف یہ باتیں کر چکے ہیں اور پھر سارے مل کر احمدیت کے پیچھے پڑ گئے ہیں مگر کھلے ملک میں جہاں دلائل کو کھل کر پیش کیا جا سکتا ہے ہاں ہم یہ دکھائیں گے کہ یہ صاحب جو ہمارے خلاف مطالبہ کر رہے ہیں ان کا اپنا اسلام ثابت کر کے دکھائیں، جو چاہیں پیمانہ بنا لیں، اسی پیمانے کو ہم بھی استعمال کریں گے ان کے خلاف اور باقی سب ایسے فرقوں کے خلاف جو ان کے ساتھ متحد ہیں اور ان پیمانوں سے جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سچی مسلم ثابت ہوگی۔

میرے ذہن میں ایک پوری سکیم ہے جس کی خاطر، جس کی وجہ سے میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں ان باتوں میں ہرگز کوئی مبالغہ نہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اگر انصاف ہو تو سو فیصد جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ ہوگا، جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فیصلہ نہیں ہوگا۔ پس ہندوستان کی جماعتوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اب وقت ہے کہ جوابی کارروائی شروع کریں اور اہل انصاف ہندوؤں کو شامل کریں اور اہل انصاف غیر ہندوؤں جو بھی وہاں بستے ہیں ان کو متوجہ کریں کہ اگر تم نے جمہوریت بچانی ہے تو سب سے پہلے اس رخنے کو ختم کرو اور اگر اس کو قبول کرنا ہے تو پھر انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے قبول کرو اور دیکھو کہ کون مخلص ہے، کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم یعنی اپنی تحریروں سے، اپنے عقائد سے، قرآن اور حدیث کی رو سے تمام دلائل ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پس انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو نئی تحریک وہاں چلی ہے یہ بھی خود ان کے منہ پر ہی پڑے گی اور ان کے لئے کوئی بھی چارہ نہیں اب جماعت احمدیہ کے مقابلے کا۔ یہ تحریک بتا رہی ہے کہ دل میں یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جیت چکی ہے۔ جب بھی غیر مسلم بنانے کے لئے حکومتوں سے درخواستیں کی جائیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ عوام کی نظر میں یہ احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اگر یہ مولوی ہندوستان کے عوام کی نظر میں احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو اس کثرت سے جماعت احمدیہ وہاں نہ پھیلتی اس لئے اب ان مشرکوں سے مانگ رہے ہیں وہ جو خدائے واحد کے قائل ہی نہیں ہیں ان کو درخواستیں دے رہے ہیں کہ خدا کے واسطے ہماری مدد کو آؤ ورنہ احمدی ہم سب کو کھا جائیں گے یہ ہے خلاصہ ان کی تحریک کا۔

پس جماعت احمدیہ جب تک صبر پر قائم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا کوئی بھی بال بیکا نہیں کر سکتا کوئی بگاڑ نہیں سکتا لیکن توکل ساتھ رکھیں یقین رکھیں خدا پر اور ناجائز حربے استعمال نہ کریں یہ دو شرطیں ہیں جو لازم ہیں۔ اگر یہ شرطیں آپ پکڑے رکھیں گے تو خدا کے فضل کے ساتھ ضرور پھیلتے چلے جائیں گے۔

اس آیت کے شروع میں اب جو چند باتیں ہیں وہ میں آپ کے سامنے کھول رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قل یٰعبادی الذین اٰمنوا اتقوا ربکم﴾ کہ اے میرے بندو، عباد مراد ہے اے میرے بندو ﴿الذین امنوا اتقوا ربکم﴾ وہ میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو ﴿اتقوا ربکم﴾ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو ﴿للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنة﴾ تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل دکھایا ہے ان کو اس دنیا میں ہی حسن عمل کا اجر عطا کیا جائے گا۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ پس وہ انتظار کریں اور ان کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ ان کا اجر دے گا اگر یہ بھی فرماتا تو صبر کی تلقین کے ساتھ یہ کہہ دیا جائے تو حرج کوئی نہیں مگر خدا اپنے بندوں کو عجیب صبر کی تلقین کرتا ہے۔ صبر کی تلقین کرتے ہوئے ساتھ یہ وعدہ بھی فرماتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ہم تمہیں تمہارے بہترین اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

پس یہاں صبر سے مراد مومن کا توکل اور انتظار ہے اور قرآن کریم نے غیر مسلموں کے لئے لفظ صبر کا استعمال نہیں کیا۔ جہنمیوں کے لئے صبر کرو یا نہ کرو فرق ہی کوئی نہیں پڑتا مگر انتظار کا محاورہ استعمال فرمایا ہے، وہ انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو مگر غیر مسلموں کے لئے صبر کا مضمون آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ ان کو صبر آتا ہی نہیں اگر صبر آتا ہے ہو تو اپنی شکست کو تسلیم کریں اور دلائل کی رو سے اور محبت کے پیغام کے ذریعے وہ غالب آنے کی کوشش کریں یہ کھلا میدان ہے جو چاہے اس میدان میں آئے اور مقابلے کر لے۔ ان کو چھوڑنا بتاتا ہے کہ وہ صبر کر نہیں سکتے، صبر ان کو آتا ہی نہیں ہے اور صبر نہ کرنے والوں کا کبھی نیک انجام نہیں ہوا۔ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم حسن عمل دکھاؤ ان معنوں میں نہیں کہ نتیجے کے لئے تمہیں مرنے کے بعد تک صبر کرنا پڑے گا۔ حسن عمل دکھاؤ اور صبر کرو تو اسی دنیا میں تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے صبر کے نیک نتیجے نکلیں گے۔ تمہارے حسن عمل کے بہت خوبصورت نتائج تمہاری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہونگے اور ان نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ "ارض اللہ واسعة" اللہ کی زمین کو وہ کھلا اور پھیلا ہوا دیکھیں گے۔ "ارض اللہ واسعة" کا مضمون اس آیت کے مابعد رکھا گیا ہے حالانکہ بظاہر اس کو صبر کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں صبر سے پہلے ارض اللہ واسعة رکھا ہے جس کا اس وعدے سے تعلق ہے، فی ھذہ الدنیا حسنة۔

ایک تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ خیال کہ خدا کی زمین وسیع ہے یہ ان کی تقویت کا موجب بنتا ہے مگر یہاں حسن عمل دکھانے والوں کو وسعت ارضی کا وعدہ دیا گیا ہے اس دنیا میں ان کو کیا خوبصورت نتائج دکھائے جائیں گے۔ ایک یہ ہے "وارض اللہ واسعة" کہ خدا کی زمین بڑی وسیع ہے اور نئی نئی زمینیں تمہیں دکھائی جائیں گی، نئی نئی قومیں تمہارے سامنے لائی جائیں گی۔ جیسے کہ مسیح نے پیش گوئی کی تھی کہ کنواریاں اس کا انتظار کر رہی ہیں مسیح کے متعلق کہا گیا ہے بائبل میں۔ مراد یہ تھی کہ کنواری قومیں، ایسی قومیں جن پہ پہلے خدا تعالیٰ کے پیغام کی کاٹھی نہیں ڈالی گئی۔

پس جماعت احمدیہ کو "ارض اللہ واسعة" کہنے میں ایک پیشگوئی ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری زمین کو پھیلائے گا اور وسیع کر دے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ فرمایا ﴿افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا﴾ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ان سب کی زمینیں کاٹی جا رہی ہیں اور محمد رسول اللہ کی زمینیں بڑھ رہی ہیں اور جتنی ان کی زمینیں کم ہوتی ہیں آنحضرت ﷺ کی زمینیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں تو ایک تو یہ معنی ہے "وارض اللہ واسعة" کا کہ تمہاری زمین ضرور پھیلے گی اور دوسرا یہ معنی ہے کہ اور قوموں کی طرف بھی توجہ کرو۔ جن جگہوں پہ خدا تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرتا ہے وہاں تک نہ ٹھہرے رہو اگر تم تلاش کرو گے تو خدا کی زمین بہت پڑی ہوئی ہے کام والی۔ پس ایک بنیادی فرض کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو عام طور پر لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے تبلیغ کرنے والوں کو بعض دفعہ بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔

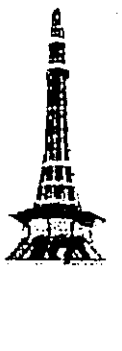

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

اب جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے کسی خاص علاقے میں عددی غلبہ عطا کیا ہے ان کو یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ ارض اللہ اتنی واسع ہے، اتنی وسیع ہے کہ ہندوستان میں ہزارہا میل کے ایسے ٹکڑے ان کو دکھائی دیں گے جہاں ایک بھی مسلمان نہیں ہوگا اس لئے اپنے چھوٹے سے علاقے میں غلبے کو دیکھ کر خواہ وہ کتنا عظیم غلبہ دکھائی دے یہ بات بھول جانا کہ "ارض الله واسعة" یہ ان کی بے وقوفی ہوگی اور ایسی بیوقوفیاں بسااوقات نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہندوستان میں جو پہلے ہندوستان تھا، پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکر اسی کا حصہ ہیں ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے اور میں نے اس پہلو سے خاص طور پر نظر دوڑائی ہے ان جماعتوں میں جہاں ان کو عددی غلبہ ہو گیا۔ انہوں نے سمجھا کہ سارا ضلع ہی فتح ہو گیا یہ نہیں سوچا کہ "ارض الله واسعة"۔ تمہاری زمین تو چھوٹی سی تھی جو ارد گرد پھیلی ہوئی جگہیں ہیں وہاں نظر تو ڈال کے دیکھو، بہت بڑی زمینیں ایسی پڑی ہوئی ہیں جہاں تمہیں کام کرنا باقی ہے اور تم نے ابھی کام نہیں شروع کیا۔

تو اللہ تعالیٰ حسن پر حسن عطا کرتا چلا جاتا ہے مگر تمہاری وسعتوں کے ساتھ دوسری وسعتیں تمہیں بلاتی ہیں اور اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور یہ پیغام ایک اور رنگ میں ابھرتا ہے "ارض الله واسعة" اس زمین کو خدا نے تمہارے سپرد کیا ہے کافی نہ سمجھو اور بھی زمینیں پڑی ہوئی ہیں۔ پس اس پہلو سے جب آپ گردوپیش کو دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بہت بڑے بڑے علاقے پڑے ہیں جہاں احمدیت کا کوئی نشان نہیں ہے۔ انگلستان کی جماعت کو میں اس پہلو سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ پہلے مخاطب ہیں، باقی سب جماعتیں بھی ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ ہی مخاطب ہونگی۔ تو آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں آپ انگلستان کا جائزہ لے کر دیکھیں ہمارے کام کرنے والے اٹھتے ہیں اپنی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور جماعتوں کے اس محلے میں پہنچ جاتے ہیں جہاں احمدی ہیں حالانکہ اگر وہ ان کو چھوڑ کر دوسری جگہ پھر کر دیکھیں تو جس شہر میں وہ سمجھتے ہیں کہ بڑے احمدی ہیں وہ احمدی آٹے میں نمک کی طرح بھی دکھائی نہیں دیں گے۔

پس "ارض الله واسعة" کا مضمون تو ہر جماعت کے گردوپیش سے شروع ہو جائے گا اور ان کو چھوڑ کر باقی شہر اور بستیاں گن کے دیکھیں کتنی ہیں آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ جماعت کی تعداد اگر ستر ہے تو یہاں جو بستیاں ساری شمار کر لی جائیں تو ستر ہزار سے زائد ہونگی۔ اللہ بہتر جانتا ہے میں نے اس کے اعداد و شمار نہیں دیکھے لیکن یہ مجھے معلوم ہے کہ ہر کاؤنٹی میں بے شمار بستیاں ہیں، چھوٹے چھوٹے گاؤں...... ان کو کہتے ہیں بڑی بستیاں، بعض زمیندار ہیں جن کی اپنی آبادی ہے ایک اور وہی ان کی بستی بن جاتی ہے۔ پس اگر انگلستان کی بستیاں شمار کریں تو ستر ہزار سے بھی بہت زیادہ ہونگی اور یہ بھی مضمون ہے "ارض الله واسعة" کا۔ تم دیکھو تو سہی کہ خدا کی زمین کتنی وسیع پڑی ہوئی ہے وہیں وہیں بار بار پہنچیں جہاں پہلے بھی پہنچ چکے ہیں اور ان سارے علاقوں کو شمار کریں جو کہ ہیں ہی نہیں یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

چنانچہ پاکستان میں اب سیالکوٹ کی مثال سامنے ہے بڑی دیر تک وا اپنے عددی غلبے کو جو ایک چھوٹے سے حلقے میں تھا سارے ضلع پر غلبہ شمار کرنے لگے اور یہ حد سے زیادہ بے وقوفی تھی کہ "ارض الله واسعة" کے مضمون پر غور نہیں کیا انہوں نے۔ اگر وہ دیکھتے تو پتہ چلتا کہ وہ تو کچھ بھی نہیں، ارد گرد جو خالی جگہیں پڑی ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ وہ انہوں نے مولویوں کے لئے چھوڑ دیں وہاں وہ خبیث پودا لگانا شروع کر دیا انہوں نے۔ تو یہ عجیب حالت ہے کہ جماعت کے ارد گرد جو خالی جگہیں تھیں اس پر خود مولوی کو قبضہ دے دیا اور جو پودے ہیں یہ بعض دفعہ اتنی تیزی سے نشوونما پاتے ہیں اس لئے سیالکوٹ میں ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت یہ بن گئی کہ مخالفانہ پروپیگنڈا اتنا زیادہ کیا گیا کہ وہ جو احمدی بستیاں تھیں وہ چھوٹے چھوٹے جزیرے دکھائی دینے لگے بلکہ ان سے بھی کم۔ اب ارد گرد ان کے لئے تبلیغ مشکل بنا دی گئی۔

اتنی دیر خاموشی سے اس کو دیکھنا یہ نفسی تکبر کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے انسان سمجھے کہ مجھے غلبے کی ضرورت تھی وہ مل گیا اور جو میں نے پہلے مضمون بیان کیا تھا اصل میں اس کی وجہ سے ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں عددی غلبہ پیدا کرنا دین کا مقصد ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مظلومیت کو بڑھانا اور صبر کو وسعت دینا یہ دین کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں جتنی خرابیاں ہیں یہ قوموں کے عددی غلبے کی وجہ سے ہیں۔ جب قوموں کو عددی طور پر ایک وسعت اور طاقت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ متکبر ہو جاتی ہیں، پھر وہ ظلم کیا کرتی ہیں۔ مظلومیت کو اس طرح پھیلانا اور صبر کو اس طرح وسعت دینا کہ آپ غالب آجائیں تو صبر غالب آئے، غالب آتے ہوئے صبر کرنا سیکھیں اور صبر کرنا سکھائیں۔ مظلومیت اختیار کئے رہیں، اس کو چمٹے رہیں اور مظلومیت کے ذریعے ظالم کو جواب دیں یہاں تک کہ آپ اس طاقت میں آجائیں کہ ظالم بننا چاہیں تو بن سکیں لیکن ظلم کا پھل تو آپ دیکھ چکے ہیں اور چکھ چکے ہیں۔

اکثر ظلم کا نشانہ جماعت احمدیہ ہی بنائی گئی ہے لیکن مظلومیت کا پھل بھی آپ چکھ رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بہتر ہے، یہ خوبصورت پھل ہے، یہ طیبہ رزق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آسمان سے باتیں کرنے والے درخت ہیں جو پھیلیں گے اور ساری زمین پر غالب آسکتے ہیں اگر خدا چاہے۔ تو اس لئے اس کی طرف توجہ دیں اپنی مظلومیت اور صبر کی اقدار کی حفاظت کریں اور "ارض الله واسعة" کی طرف نظر رکھیں۔ خدا جب آپ کو پھیلاتا ہے اگر آپ نے صبر کا ساتھ پھیلانا بند کر دیا اور خود اپنے ہاں متکبر ہو کے بیٹھ گئے تو "ارض الله واسعة" آپ کے لئے نہیں رہے گی غیروں کے لئے بن جائے گی۔

پس دو طرح سے ہم نے زمیندارے میں دیکھا ایک تو یہ کہ جس فصل کی خاص نگہداشت کی جائے وہاں یہ گندا بوٹا ضرور پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ وہ کھیت کا خون چوس کر اس غیر کو پہنچا دیں جو مقصود نہیں ہے زمیندار کا۔ اور کچھ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض زمینوں پر پہلے سے ہی گندی بوٹیاں قبضہ کر لیتی ہیں ان پر بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور اس محنت کے تعلق میں مجھے سندھ میں تجربہ ہوا جس میں کلر کا غلبہ بھی شامل تھا اور بوٹیوں کا بھی۔ میں جب تک وہاں ان زمینوں کا نگران تھا میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا رہا ہوں کہ اکٹھا ہاتھ نہ ڈالو کچھ کچھ حصے پہ قبضہ کرو اور صبر کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔ کام بہت بڑا ہے پچاس ہزار ایکڑ آپ نے اپنانے ہیں اور ان کو کاشت کر کے زمیندارے کو وہاں نفع مند بنانا ہے یہ کام ہے اگر صبر سے کام نہیں لیں گے تو جلدی کریں گے اور جلدی میں ایسی ایسی سکیمیں بناتے ہیں کہ سارا علاقہ ایک دم ہاتھ میں آجائے کبھی بھی نہیں آیا کرتا، کچھ بھی حاصل نہیں ہوا کرتا۔

تو جو باتیں میں اپنے منتظمین کو سمجھایا کرتا تھا وہ اب ساری جماعت کو سمجھا رہا ہوں کہ جن علاقوں میں دشمن نے گندگی پھیلا دی ہے انکے بعض چھوٹے حصے خصوصیت کے ساتھ زیر نظر لائیں، ان کی اصلاح کریں، ان کی زمینوں کو صحت مند زمینیں بنا دیں اور ان کو اپنا لیں تو پھر خدا تعالیٰ "ارض الله واسعة" کا ایک نیا معنی آپ کو عطا کرے گا اور آپ دیکھیں کہ ارد گرد کی جو منحوس زمین تھی وہ طیبہ زمین میں تبدیل ہونی شروع ہوئی ہے اور یہ ساری زمین اللہ کی زمین بن گئی ہے۔ اگرچہ اللہ ہی کی ہے مگر "ارض الله واسعة" کہنے میں ایک یہ بھی مضمون ہے کہ اصل میں اس کو "ارض الله' ہونا چاہئے اور یہ "ارض الله " نہیں رہی، یہ شیطان کی یا دشمن کی ہو چکی ہے تم نے اس سے چھینی ہے اور واپس لے کے خدا کے حضور پیش کرنی ہے۔ پس اس طرح ہر ملک میں اگر جماعت اپنے گردوپیش پر نظر ڈالے تو بہت سی گندی زمینیں ہیں۔

اور وہ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم ان کو کس طرح اصلاح پذیر کریں گے سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ بے صبری ہے طبعیت میں۔ سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں جلدی ہو جائے اور ہم کر نہیں سکتے وہ سمجھتے ہیں میرے مطالبے یہ ہیں کہ تم تین لاکھ سے چھ لاکھ ہو جاؤ، چھ لاکھ سے بارہ لاکھ ہو جاؤ تو اس کی وجہ سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں وہ طریقے بھی تو بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے چھ بارہ ہو سکتے ہیں لیکن یہ صبر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایسے لائحہ عمل اختیار کئے جائیں جن میں صبر کے ساتھ لازماً آپ نے آگے بڑھنا ہے۔

پس اس پہلو سے آپ یاد رکھیں کہ تھوڑے تھوڑے علاقے اپنے گردوپیش میں ایسے دیکھیں جن پر آپ قابض ہو سکتے ہیں۔ اور دور دور کے علاقوں میں پیغام رسانی کریں یہ دونوں کام بیک وقت ضروری ہوا کرتے ہیں کیونکہ مختلف جگہ Oasis بنائے جاتے ہیں یعنی نخلستان اور وہ نخلستان پھر خدا کے فضل سے پھیلنے لگتے ہیں۔ تو دو طریق سے کام کریں جماعتیں اپنے گردوپیش دیکھ کے خالی زمینوں پر محنت شروع کر دیں اور ان کی اصلاح شروع کریں اور جو علاقے بالکل خالی پڑے ہیں ان میں کہیں نہ کہیں پیر لگانے شروع کر دیں تا کہ ہریاول جگہ جگہ دکھائی دینے لگے اس طریق پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے صبری کے بغیر انسان آگے بڑھتا ہے اور جگہ جگہ چونکہ کچھ درخت دکھائی دیتے ہیں اس لئے زمیندار کی نظر خوش ہوتی ہے دیکھ کر اور رفتہ رفتہ اس کی زمین بڑھتے بڑھتے سارے ملک پہ پھیل جاتی ہے۔

ابھی ہمارا کام بہت زیادہ ہے اس سال اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کر لیں جو ہم نے ٹارگٹ بنایا تھا اس کو پالیں تو اگلے سال یہ تگنا ہوگا جو بہت ہی زیادہ مشکل ہو چکا ہوگا۔ مگر جو قرآن کریم نے نصیحتیں فرمائی ہیں جن پر آنحضرت ﷺ نے عمل کر کے دکھایا ہے اگر ان باتوں کو چمٹے رہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ناممکن چیز ممکن ہوتی چلی جا رہی ہے اور ضرور ہوگی یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی تھی گزشتہ سال تین لاکھ مثلاً بنائے وہ چھ لاکھ پر بہت گھبرا رہے تھے ان سے میں نے کہا کہ تم نے کون سے بنانے ہیں، اللہ نے بنانے ہیں، تم اللہ کے بتائے ہوئے کاموں پر اس کی ترکیبوں پر عمل کرنا شروع کر دو پھر توکل کرو کام کے بغیر توکل نہیں ہوگا۔ اونٹ کا گھٹنا باندھا جاتے پھر توکل شروع ہوتا ہے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جائے اس کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو یہ توکل نہیں ہے۔

تو میں نے ان کو سمجھایا کہ تم توکل ان معنوں میں کرو کہ جو جو آپ کو ہدایتیں دی جا رہی ہیں ان پر عمل شروع کر دیں اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں اب وہ چھ والے جو تھے جنہوں نے تین سے چھ کرنا تھا اب وہ ہمیں لکھ رہے ہیں کہ انشاء اللہ ہم نے دس بنانے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ ہم کس تیزی سے اپنے اس نئے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں، چھ کی بجائے دس لاکھ نئے احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو پیش کئے جائیں

گے۔ تو صبر کے نتیجے میں حوصلے بھی بڑھتے ہیں، صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مزید حسن عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ اگلے سال میں نے دس کو سامنے رکھنا ہے چھ کو نہیں رکھنا اور دس کو بیس کرنے کا کہوں گا تو اچھا ہے ان باتوں سے آنکھیں بند رہیں مگر اگر وہ توکل علی اللہ کریں گے، اگر وہ دعاؤں سے کام لیں گے تو دس بیس بھی ہو جائیں گے۔

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے ملکوں میں جماعت اس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ جہاں پہنچ کر پھر الٹ جایا کرتی ہے دوسری طرف۔ رفتار ایک حد تک تو ان معنوں میں بے حساب بھی ہوتی ہے اور حساب بھی رکھتی ہے، بے حساب یہ کہ ہماری توقع سے بہت زیادہ مل رہا ہے، حساب یہ کہ دگنا ہو رہا ہے اور پھر دگنا اور پھر دگنا مگر آخر پہ جاکر عموماً دیکھا گیا ہے کہ پھر ساری جماعت باقی سارے ملک پر اثر انداز ہو گی اور اور وہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں آنے کی بجائے ایک دم سارے کا سارا ملک ٹوٹ جاتا ہے اس کو پنجابی میں کہتے ہیں ڈھایا پڑ گیا۔ ایک دریا جب سیلاب میں طغیانی دکھاتا ہے تو ایک موقع پر آکر پہلے کناروں کو erode کرتا چلا جاتا ہے اس کے بعد پھر جب ڈھایا پڑتا ہے تو سارے کے سارے کنارے ٹوٹ ٹوٹ کے نیچے جاگرتے ہیں اور پھر وہ دریا کی حدود میں نہیں رہتا پانی بلکہ باہر نکل کر سارے ملک میں پھیل جاتا ہے۔

اس پہلو سے مجھے بعض ملکوں میں ڈھایا پڑنے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اگلے دو سال میں ہمیں ضرور خدا تعالیٰ ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن ساری جماعت کے لئے ان سب کے لئے دعا کرنا ضروری ہے کیونکہ جتنے زیادہ تیزی کے ساتھ احمدی پھیلیں گے اتنے ہی زیادہ اس کے خطرات بھی ہیں اور ان کو سنبھالنے کا کام ہے جو بہت مشکل ہے اس ضمن میں میں نے گزشتہ خطبے میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو اور ان کی وساطت سے آپ سب کو نصیحت کی تھی کہ ساتھ ساتھ بعض بنیادی عملی کمزوریاں ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کریں ان میں سب سے پہلے قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی تھی۔

جن گھروں میں باقاعدہ روزانہ تلاوت ترجمے کے ساتھ نہیں ہوتی اور ترجمے کے ساتھ قرآن نہیں پڑھا جاتا آپ بودی نسلیں آگے بھیجنے والے بنیں گے، نام کے احمدی رہیں گے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کب تک رہیں اور کام کے کبھی بن بھی سکیں گے کہ نہیں کیونکہ جن کو بچپن سے قرآن سکھایا جائے اور قرآن کا گھروں پر غلبہ ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کا قرآن باقی بستی پہ بھی غالب آیا کرتا ہے اپنے گھروں پہ غالب کر لیں اپنے بچوں پر غالب کر لیں، ہر بچے پر یہ فرض کر دیں کہ وہ قرآن کریم کو سوچے سمجھے اور روزانہ کچھ نہ کچھ اتنا ضرور قرآن کا عرفان حاصل کرے کہ اس کے نتیجے میں اس کی اپنی تربیت شروع ہو جائے۔ یہ مضمون انشاء اللہ تعالیٰ اگلے یا اس کے بعد کے کسی خطبے میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے آپ کے سامنے رکھوں گا۔

سر دست یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ "ارض اللہ واسعة" خدا کی زمین وسیع ہے، ہمارے لئے پھیل رہی ہے اور اس کے علاوہ اور دور کی زمینیں دکھائی دینے لگی ہیں وہ زمینیں ہمیں دکھائی دینے لگی ہیں جو پہلے نظر سے بالکل اوجھل تھیں۔ ان میں کام باقی ہے اور بہت بڑے کام پڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ عرب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے، عرب سے میری مراد ہے وہ سارے ممالک جن میں عربی بولی جاتی ہے، بہت کام پڑے ہوئے ہیں۔ اس دفعہ کینیڈا میں مجھ سے بعض عربوں نے بڑے زور سے یہ سوال کیا کہ تم کہاں رہے ہو اتنی دیر، بتایا کیوں نہیں کہ اتنی اچھی تعلیم ہے، ہم کیوں بھٹکتے رہے ہمیں کیوں محروم رکھا گیا؟ ان کو میں نے بتایا کہ ہم نے محروم نہیں رکھا تمہارے اپنے بڑوں نے تمہیں محروم رکھا ہے یا مولویوں نے محروم رکھا ہے یا حکومت نے محروم رکھا ہے اور ہماری کوشش تو تھی اور صبر کے ساتھ ہم مسلسل عربوں کو چاہتے رہے، عربوں سے محبت کرتے رہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور اپنے محسن کا یہ احسان ہم کبھی بھی نہیں بھولے کہ عربوں میں سے وہ شخص پیدا ہوا ہے اور اس قوم نے ساری دنیا پر اسلام کے احسانات کئے ہیں اس قوم کا ہم پر ایک حق ہے اور اب ضروری ہے کہ ہم اس حق کو کسی نہ کسی رنگ میں اتارنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ ان کو پیار سے سب کو سمجھایا اور بتایا کہ تمہارے اپنے مذہبی راہنما، تمہاری حکومتیں اس راہ میں حائل رہی ہیں لیکن یہ بھی جماعت کا صبر تھا کہ کوششیں نہیں چھوڑیں اور اب جو آسمان سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی آواز اتر رہی ہے اور تصویروں کے ساتھ اتر رہی ہے یہ بھی دراصل صبر ہی کا پھل ہے اور زمین کی وسعتوں کا ایک یہ بھی نشان ہے۔ "ارض اللہ واسعة" کا یہ آخری معنی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو وسائل عطا کئے ہیں ان میں وہ ساری زمینیں بھی جو ہم جہاں تک پہنچ نہیں سکتے تھے مثلاً عربوں کی زمینیں، اب آسمان سے خدا تعالیٰ کی آواز ان تک اتر رہی ہے اور وہ زمینیں جماعت احمدیہ کے قبضے میں آرہی ہیں اگر آپ اسی طرح ہر پہلو سے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوششیں کریں گے زمین پر پھیلیں گے آسمان سے بھی اتریں گے تو امید ہے انشاء اللہ وہ کام جو آپ کو مشکل دکھائی دے رہا ہے آئندہ چند سالوں میں اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے ممکن ہو جائے گا۔

میں اسی پہلو پر غور کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کے نیچے میرا سارا وجود ٹوٹ گیا۔ پھر مجھے ایک دم خیال آیا کہ اے اللہ کئی لوگوں کو تو خوابیں دکھاتا ہے اور وہ ان کی تعبیروں کے انتظار میں اپنی عمریں گنوا بیٹھتے ہیں تو مجھے ہر سال نئی خوابیں دکھاتا ہے اور ہر سال ان نئی خوابوں کی تعبیریں پوری کر دیتا ہے اس احسان کا بدلہ تو ہو ہی نہیں سکتا مگر اس احسان کے نتیجے میں جو شکر کا حق آتا ہے وہ بھی انسان ادا نہیں کر سکتا۔ شکر کے میدان میں بھی آگے بڑھیں آسمان سے لازماً خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے جو آپ کی مدد کریں گے اور آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے کیونکہ وہ خدا کی زمینیں بننے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح و شادی کے موقعہ پر شریعت کے احکام کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"مسئلہ ازدواج ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے متعلق صحیح انتخاب کرنا بہت مشکل امر ہے۔ انسان کا علم بہت ہی محدود ہے بلکہ ناقص ہے۔ بسااوقات ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ برسوں رہتا ہے اور پھر بھی اس کا تجربہ اس کے اخلاق و اطوار کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے ایک راہ بتلائی ہے اور وہ دعا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہر ایک نفس کے متعلق کامل علم رکھتی ہے اور کوئی شے بھی آسمان و زمین میں اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ذات پاک بہتر سمجھتی ہے کہ کون کون سے زوجین آپس میں مناسب اور بہتر ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ غلط انتخاب کے بعد بھی اپنی رحمت سے ایسے حالات پیدا کر دے جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے ممد و مددگار ہوں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم شادی سے پہلے استخارہ کر لیا کریں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور دردِ دل سے دعا کریں کہ وہ اپنے علم و رحمت و قدرت سے ایسی راہ کی طرف رہبری کرے جو سعادت دارین کا موجب ہو اور اپنے ہر پہلو سے برکات رکھتی ہو۔

خطبہ نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا بھی ماحصل یہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے اللہ تعالیٰ ایک آیت میں فرماتا ہے "ولتنظر نفس ما قدمت لغد" یعنی نفس کو دیکھ لینا چاہئے کہ کل کے لئے اس نے کیا سامان کیا ہے۔ ہماری جماعت کو صرف آج ہی ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مسیح علیہ السلام کی دی ہوئی مقدس امانت کو اٹھائیں اور دوسروں تک پہنچائیں بلکہ آج سے زیادہ ضرورت کل کے لئے ہے۔ کل کے لئے ایسی روحیں ہونی چاہئیں جو اس امانت کو اپنے اندر محفوظ رکھ کر ایک پاکیزہ زندگی کے ثمرات پیدا کریں۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان ضرورت ہے کہ اس کو پورا کرنے کے لئے سارے آج کو کل کے لئے قربان کر دینا چاہئے۔ چاہئے کہ ہر ایک احمدی ماں باپ کو اس کی فکر ایسی دامن گیر ہو جو سب فکروں اور دھندوں کو بھلا دے"۔

(خطبات محمود)

موصیان کرام سے گزارش

رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو فوری آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسے موصیان جو پاکستان سے بیرون ملک آئے ہیں فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

بقیہ : مختصرات از صفحہ اول

کی تحقیق کریں کہ یہ گھر کب بنایا گیا کیونکہ یہ آسمان سے گر گرے ہوئے پتھروں سے بنایا گیا تھا۔

بدھ، ۲۰/ اگست ۱۹۹۷ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۲، جس میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۹۸ میں مقام ابراہیم کی تشریح جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ لفظ مقام مرتبہ پر دلالت کرتا ہے اور ایک معنی مکان کے بھی ہیں۔ جس میں تمام حرم آجاتا ہے۔ اور اسے امن قرار دیا ہے۔ جیسے قرآن فرماتا ہے : "وجعلنا البيت مثابة للناس و امنا" اور "واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى" مقام کے معنی مرتبہ اور جگہ کے ہوتے ہیں اور جب مقام پڑھا جائے تو صرف جگہ مراد ہوتی ہے لیکن مقام میں دونوں چیزیں یعنی مرتبہ اور جگہ مراد ہونے کی مثال قرآن مجید نے ایک اور جگہ دی ہے : " ولمن خاف مقام ربه جنتان" خدا کا تو کوئی مکان نہیں اس لئے مرتبہ مراد ہے۔ اسی طرح اذان کے بعد کی دعا میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے یہ دعا کرتے رہا کرو "وابعثه مقاما محمودا" دراصل مقام محمود مقام ابراہیم کا اگلا قدم ہے۔ اس لئے لفظ مقام میں ترقی شامل ہے۔ جبکہ مقام میں ٹھہراؤ ہے۔

"واعتصموا بحبل الله جميعا" کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن کو اللہ کی رسی قرار دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اکثر مفسرین یہی معنی کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہ ٹھیک نہیں یعنی آنحضرت ﷺ کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید خود فرماتا ہے : " فاذا تنازعتم فى شىء فردوه الى الله و رسوله" یعنی رسول کا وسیلہ ضروری ہے۔ اور رسول اللہ کی مجسم کلام اللہ کے مظہر ہیں۔ حضور نے فرمایا، قرآن مجید تو خود شکایت کر رہا ہے کہ لوگوں نے میرے ٹکڑے کر دئے ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کے زمانے کے لوگ متحد تھے اس لئے قرآن مجید کی نمائندگی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ اور اسی سے جمعیت کا مضمون پیدا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا میرے ان معنوں کی تائید ایک اور عالم عبداللہ بن مبارک نے قرطبی کے حوالہ سے ایک شعر میں کئے ہیں۔ یعنی حبل اللہ، اللہ کی جمعیت ہے۔ اگر یہ معنے رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے ایک ہونا نہ لئے جائیں تو اختلاف پیدا ہو جائیں گے۔ کیونکہ قرآن خود فرماتا ہے کہ قرآن میں محکمات اور متشابہات ہیں اور والراسخون فى العلم کا وسیلہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ نبوت نعماء کی اعلیٰ قسم کی نعمت ہے۔

جمعرات ۲۱/ اگست ۱۹۹۷ء :

آج ۲۵/ جون ۱۹۹۷ء کی ٹورانٹو کینیڈا میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس عرفان کے سوال و جواب کا پروگرام نشر کیا گیا۔ کارروائی ملاحظہ ہو :

☆سورہ المدثر میں "عليها تسعة عشر" میں نمبر ۱۹ کی کیا اہمیت ہے ؟

حضور انور نے فرمایا اس کا مفصل جواب پہلے "لقاء مع العرب" کے ایک پروگرام میں دے چکا ہوں۔ ۱۹ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو جہنم رسید کرتے ہیں۔ ان پر مقرر فرشتے ۱۹ نہیں ہیں کیونکہ خدا کے جنود (لشکر) لامحدود ہیں۔

☆غیر احمدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر جسد خاکی کے ساتھ زندہ متصور کرتے ہیں، اسلام میں یہ عقیدہ کہاں سے آیا؟۔ حضور نے فرمایا، آنحضرت ﷺ کے زمانے میں یہ عقیدہ نہیں تھا۔ پہلے کئی بار پوری تفصیلات کے ساتھ بیان ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے لئے لفظ نزول سے کم علم علماء نے یہ معنی از خود بنا لئے ہیں یعنی جب نزول ہوگا تو پہلے صعود ہوگا تو پھر نزول ہوگا۔ قارئین الفضل اس کا مفصل جواب کئی دفعہ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

☆ایک بچے نے پیارے انداز سے سوال کیا کہ سائنس دان سب کچھ جانتے ہیں تو وہ یہ کیوں نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نبی بھیجتا ہے ؟۔ حضور انور نے بچے کو بتایا کہ اول تو یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ سائنس دان بہت کچھ یا سب کچھ جانتے ہیں اور بڑی بات ہے کہ وہ خدا کو بھی نہیں جانتے تو یہ کس طرح جانیں کہ خدا نبی بھیجتا ہے۔

☆حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے درخت کے پاس جانے سے منع کیا تو انہوں نے اللہ کی بات چھوڑ کر شیطان کی کیوں مان لی ؟ (بچے کی طرف سے سوال)۔ حضور انور نے فرمایا ہاں انہوں نے بہت برا کیا۔ بری باتوں میں کشش ہوتی ہے اور ان کی مثال ایسے ہی ہے جس طرح اونچائی سے ڈھلوان کی طرف آسانی سے اتر جائیں۔ نیک باتیں پہاڑ پر چڑھنے کی طرح مشکل ہوتی ہیں۔ آپ بھی تو روزانہ زندگی میں کئی دفعہ والدین کی باتیں نہیں مانتے۔ حضرت آدم نے شیطان کی بات بھول کر غلطی سے مان لی۔ اس میں ان کے ارادے کا دخل نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے دعائیں سکھائیں اور معاف فرمادیا۔

☆ایک انگریز نوجوان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھا جس میں یورپ میں ایک قسم کی پلیگ پھیلنے کا ذکر تھا اور یہ کہ نوح کا زمانہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ پھر سوال کیا کہ میں جس علاقے سے آرہا ہوں وہاں سخت قسم کا طوفان آیا ہوا تھا تو کیا اس پیش گوئی کا اطلاق اس طوفان پر ہو سکتا ہے ؟

حضور انور نے فرمایا، یہ طوفان وہ نہیں ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ حضرت نوح کا طوفان ساری دنیا پر نہیں تھا جیسا کہ عیسائی سمجھتے ہیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ سخت طوفان آسکتے ہیں لیکن ایسا نہیں جو ساری دنیا کو متاثر کرے۔ حضور نے فرمایا میرا تاثر ہے کہ حضور کا اشارہ تیسری جنگ عظیم میں ایٹمی تباہی کی طرف ہو سکتا ہے اور طوفان نوح سے پہلے ایک قسم کی پلیگ (Aids) کا آفاقی طور پر پھوٹ پڑنا ہو سکتا ہے۔

☆ایک بچے نے حضرت عیسیٰ کے صلیب کے واقعات جاننا چاہے۔ حضور انور نے کمال شفقت سے اسے سمجھاتے ہوئے تفصیلات بیان فرمائیں۔

☆ڈائینا سور کیوں ختم ہو گئے ہیں ؟

اگر وہ زندہ رہتے تو باقی مخلوق پیدا نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ وہ سب کچھ کھا جاتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے پروگرام کے مطابق سمندر کی گہرائیوں میں دفن کر دئے گئے جہاں وہ مرور زمانہ اور دباؤ کی وجہ سے پٹرول میں تبدیل ہو گئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پٹرول دستیاب نہ ہوتا۔ اس لئے آپ ہر روز ڈائینا سور کو دیکھتے اور اس پر سوار ہوتے ہیں یعنی کاروں پر جو پٹرول سے چلتی ہیں۔

جو ڈائینا سور Fossils کی شکل میں اب بھی ملتے ہیں وہ وہ ہیں جو زیادہ گہرے دفن نہ ہوئے تھے۔ انہیں ختم ہوئے ۶۴ لاکھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

☆ایک صاحب نے حضور انور کے روزانہ شیڈیول کے بارہ میں خاص طور پر کم سونے کے بارے میں سوال پوچھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ نیند پر موسم، کام کا پریشر وغیرہ کا اثر پڑتا ہے۔ موسم سرما میں وقفوں کے ساتھ ۶ گھنٹے بھی سو لیتا ہوں۔

☆ایک بچے نے بھولے انداز میں پوچھا، احمدی برتھ ڈے کیوں نہیں مناتے ؟

حضور انور نے بچے کی تسلی کے لئے اسے سمجھایا کہ کسی نبی نے اپنی برتھ ڈے نہیں منائی۔ حالانکہ انبیاء کی برتھ ڈے عام لوگوں سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔ بچے نے اچھی طرح سمجھ لیا اور خوشی سے قبول کر لیا۔

☆ٹوپی اوڑھنے کی اہمیت حضور نے سمجھائی۔

☆ Space میں اور مخلوق کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کے مطابق مخلوق ضرور ہے اور خدا جب چاہے گا جس طرح چاہے گا انہیں ملائے گا۔

☆ایک صاحب نے پوچھا کہ شادی کے سلسلے میں "کفو" کا کیا مطلب ہے ؟

حضور انور نے دلچسپ انداز میں سب سامعین کو "کفو" کے مختلف aspects یعنی Conpanionship اور خاندانوں وغیرہ کے باہمی رضا اور معیار وغیرہ سمجھائیں۔

☆حضرت آدم اور حضرت داؤد کے لئے خلیفۃ اللہ استعمال کیا گیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کو نہیں کیا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ ہر نبی خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ جب حضرت آدم کے وقت خدا تعالیٰ نے "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" فرماتا تھا تو مراد آنحضرت ﷺ ہی تھے لیکن سادہ سا آغاز حضرت آدم سے ہوا۔

☆جب انسان موت کے بعد زندہ کئے جائیں گے تو کیا اس طرح کے جسم کے ساتھ اٹھیں گے ؟

☆ Cloning کے بارے میں سوال ہوا جس کے بارے میں حال ہی میں تفصیلات اسی کالم میں پیش کی جاچکی ہیں۔

☆ آخری سوال مباہلہ کے متعلق تھا کہ انہوں نے قبول کر لیا ہے اور وہ کینیڈا میں موجود ہیں۔ حضور انور نے تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا کہ قبولیت کے اظہار پر طاہر القادری کے سر پر زور سے کسی نے مارا اور اس کی ذلت کی۔ جس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس کے ایک بھانجے نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ اور بیٹا بھی اس سے فرار ہے۔ خاموشی کے بعد اگر وہ اعلان کر دے کہ میں اب بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹا سمجھتا ہوں تو پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے سیالکوٹ میں منظور الٰہی کے قبولیت مباہلہ کے بعد اچانک دردناک موت کی خبر بتائی۔ مباہلہ صرف ظن نہیں بلکہ ایک عظیم حقیقت ہے۔ خدا کے فضل سے ہم احمدی اگلی صدی میں شان کے ساتھ داخل ہونگے۔ انشاء اللہ۔

جمعہ ۲۲/ اگست ۱۹۹۷ء :

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ملاقات کا پروگرام براڈکاسٹ کیا گیا جو ۱۵/ مارچ ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی۔ اس سے قبل ایک محفل شعر و ادب پر تبصرات موصول ہوئے جن پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت جن شعراء کے نام لئے گئے تھے وہ سوچی سمجھی تجویز کے مطابق نہیں تھے۔ بہر حال جن معروف شعراء کے تذکرے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ان میں مولوی ظفر محمد ظفر صاحب مرحوم تھے۔ ان کا کلام اعلیٰ پائے کا ہوتا تھا۔ میرے پاس وقف جدید میں آکر بیٹھا کرتے تھے اور قرآن مجید کے متعلق بھی اچھے نقطے لایا کرتے تھے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید اعظم کے صاحبزادے ابو الحسن صاحب قدسی کا کلام اردو، عربی اور فارسی میں معیاری کلام تھا۔ ہدایت اللہ صاحب پنجابی شاعر تھے غالباً ان کی ہر دلعزیز پنجابی نظم "ساڈھے قادیاں دی ٹھنڈی چھاں" تھی۔ میرے نزدیک چوٹی کا نام حبیب الرحمان صاحب کا ہے۔ منکسر المزاج تھے۔ کبھی اپنے کلام کو نہیں اچھالا۔ پرویز پروازی صاحب نے جو نظم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر کہی جو ایک زندہ نظم خوبصورت موتیوں سے پروئی گئی ہے۔ ان کے کلام میں ایک تازگی پائی جاتی ہے جو ان ہی کا حصہ ہے۔ اسی طرح میاں عبدالرحیم احمد صاحب دیانت سوڈا قادیان کے صاحبزادے عبدالباسط صاحب کا نام نامی بھی قابل ذکر ہے۔

حضور نے فرمایا بعض لوگ نقالی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عبداللہ علیم یا چوہدری محمد علی بن جانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔

آخر میں حضور انور کو قمر اجنالوی صاحب مرحوم کا نام یاد آیا جو شاعری، علم و ادب اور ناول نگاری میں بھی یگانہ روزگار تھے۔ حضور انور کو ان کا ایک شعر اب بھی یاد تھا ؎

میرے محمود نذر جوانی لے کے آیا ہوں ☆ جوانی چیز کیا ہے زندگانی لے کے آیا ہوں

ایم ٹی اے پر تبصروں کے بارہ میں حضور انور نے ایک دلچسپ بات ناظرین کو بتائی۔ ایک معمر خاتون جو اونچا سنتی تھی ٹی وی کے ساتھ لگ کر خوب غور سے دیکھتی رہیں۔ کسی نے پوچھا کیا کچھ سنا ہے ؟ کہنے لگیں "سنیا تے کش نہیں پر ڈٹھا بڑا اے"۔

☆ایک صاحب نے سوال کیا کہ "فانزل اللہ سکینتہ علیہ" میں ہ کی ضمیر کس طرف جاتی ہے۔ حضور نے تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا۔

☆ایک سوال کے جواب کے دوران حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اپنے تعلق اور نسبت کے متعلق ناظرین کو بتایا کہ بچپن میں میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر آنحضرت ﷺ اور اسلام کے Defence میں پڑھا کرتا تھا تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ اے خدا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد ﷺ کی عزت کی حفاظت میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی یہ توفیق دے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے Defence اسی طرح کروں۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول کیا اور میں جو بھی کہتا ہوں آپکی مدافعت اور Defence میں کہتا ہوں۔

اسی ملاقات کے دوران حضور انور نے نصرانی اور کرسچین لوگوں میں فرق کی بھی توضیح فرمائی۔ نصرانی وہ موحد لوگ ہیں جو موسوی شریعت کو مانتے ہیں اور ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن کرسچین وہ ہیں جو پال کے معتقد ہو گئے اور تثلیث وغیرہ کو ماننے لگے۔

(ا۔م۔چ)

خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب مرحوم

(صالحہ قانتہ بھٹی۔ امریکہ)

ہمارے ابا جان خانصاحب حضرت قاضی محمد رشید صاحب ریٹائرڈ C.G.O سابق وکیل مال ثانی تحریک جدید اب سے تقریباً سو سال قبل مؤرخہ ۳ ستمبر ۱۸۹۷ء کو موضع حاجی پورہ ضلع سیالکوٹ میں مولوی محمد اعظم صاحب انصاری مرحوم کے ہاں پیدا ہوئے۔ والدین نے آپ کا نام محمد خورشید رکھا تھا۔ بچپن میں جب انہیں اپنے نام کے معنے معلوم ہوئے تو یہ سوچ کر خورشید کے معنے تو سورج ہے اور سورج تو بہت سخت گرم ہوتا ہے تو آپ نے ازخود ہی اپنے نام کے پہلے دو حروف یعنی خو کو ہٹا دیا۔

آپ نے پرائمری تک تعلیم موضع منڈی کرال ضلع گورداسپور میں حاصل کی پھر چھٹی کلاس سے نویں کلاس تک قادیان میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو غیر معمولی طور پر ذہانت اور بہت زرخیز حافظہ عطا فرمایا تھا طالبعلمی کے زمانے میں اگر دو طالب علموں کے مابین کوئی لڑائی جھگڑا یا رنجش پیدا ہو جاتی تو نہایت ہی دانشمندانہ فیصلہ کرتے اور فریقین کو مطمئن کرا دیتے۔ اسلئے طالب علموں میں قاضی کے نام سے مشہور ہوگئے۔

تقریباً چودہ (۱۴) سال کی عمر میں اپنے والدین سے قبل ہی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے ہاتھوں پر بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا تھا مگر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ابھی آپ اپنی سروس پوری کریں۔

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم نے اپنے دور میں بہت سے نوجوانوں کو آرسنل میں بھرتی کروایا تھا۔ ابا جان مرحوم بھی ان میں شامل تھے۔ فیروز پور (انڈیا) شہر سے ملازمت شروع کی تھی پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے سویلین گزٹڈ آفیسر کے عہدہ سے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کو نوشہرہ سے ریٹائر ہوئے پھر ربوہ میں اپنا گھر بنایا اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔

دوران ملازمت برٹش حکومت سے خان صاحب کا خطاب بھی حاصل کیا۔ راولپنڈی کوئٹہ اور پونا (انڈیا) میں بطور امیر جماعت اور نوشہرہ (ضلع پشاور) میں نائب امیر کے طور پر نہائت شاندار خدمت سرانجام دیں۔ اکتوبر ۱۹۴۲ کی بات ہے جبکہ اباجان بمبئی میں تھے اور مولوی محمد دین صاحب شہید مربی سلسلہ البانیہ جس بحری جہاز میں بمبئی سے روانہ ہوئے تھے وہ جہاز روانگی کے دو تین دن بعد ہی ڈوب گیا۔ جو لوگ زندہ بچے انہیں بمبئی لایا گیا حضرت مولوی صاحب موصوف کی شہادت کی تحقیق کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے ہمارے اباجان کے سپرد ہوا۔ انہوں نے اس حادثہ کے بچے ہوئے لوگوں سے رابطہ قائم کرکے ایک عینی شاھد کی شہادت لیکر قادیان بھجوائی تھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد وکیل المال ثانی تحریک جدید کے طور پر کئی سال خدمت کی توفیق ملی۔

آپ کی شادی حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ یکے از صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ الحمید صاحبہؓ سے ۱۹۱۹ میں سرگودھا میں ہوئی۔ ہماری والدہ محترمہ ماشاء اللہ صحابی والدین کی صحابیہ بیٹی تھیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متبرک لسی بھی پی اور لوائے احمدیت کیلئے سوت کا دھاگہ بنانے کا شرف انہیں حاصل ہوا اور وہ آٹھویں حصہ کی موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو (۱۰) زندہ بچوں سے نوازا تھا جن میں سے ایک بچہ صغر سنی میں فوت ہوگیا اور شادی شدہ بیٹی رضیہ عفیفہ اہلیہ محترم خالد ہدائت صاحب بھٹی لاہور بعمر ۲۱ سال مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۴ کو داغ مفارقت دے گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ باقی بچوں میں سے مکرم مبارک انصاری ایم۔ ایس۔ سی ریٹائرڈ مکرم رفیق احمد ثاقب ایم۔ ایس۔ سی نائب ناظر بیت المال آمد مکرم منیر احمد منیب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور ڈاکٹر لئیق احمد انصاری آف گیمبیا کی زندگی وقف کی اور تین بیٹیاں بھی واقفین زندگی دامادوں حضرت مولنا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم۔ مکرم لطف الرحمن صاحب شاکر آف فضل عمر ہسپتال ربوہ حال مقیم جرمنی اور مکرم مولنا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لنڈن سے بیاہیں۔

ماشاء اللہ ایک تہائی حصہ کے موصی تھے اور دیگر چندہ جات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ نہ صرف خود ہی پانچ ھزاری مجاھدین میں شامل ہوئے بلکہ اپنے اہل و عیال اور اپنے مرحوم والدین ہمشیرہ، بیٹی کو بھی اس تحریک میں شامل کیا اور تا دم آخر ان سب کی طرف سے بھی یہ چندہ ادا کرتے رہے۔ تنخوا ملتی تو سب سے پہلے تمام چندوں کی رقوم علیحدہ رکھ لیتے اور پھر باقی ماندہ رقم گھر کے اخراجات کے لئے رکھتے۔ تحریک جدید کا دفتر اول ۱۹۳۴ میں شروع ہوا تھا اور ۱۹۴۴ء میں جب یہ دفتر بند ہونے لگا تو ہمارے والد نے اپنی چھوٹی بیٹی (عزیزہ مکرمہ قانتہ شاھدہ اہلیہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لنڈن) جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی تھی اسکا دس (۱۰) سال کا چندہ ادا کرکے سر دست نام کا خانہ خالی رکھوا کر اسے بھی دفتر اول میں شامل کروا لیا۔

خلافت سے آپ کی دلی محبت اور فدائیت کی ایک مثال پیش کرتی ہاں کہ ۱۹۴۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ہماری بڑی ہمشیرہ مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ کا رشتہ مولنا ابوالمنیر الحق صاحب واقف زندگی کے ساتھ از خود تجویز فرمایا اور اس رشتہ کے متعلق مولوی صاحب مرحوم کو یہ کہا کہ اب میں آپکے رشتے کے لئے ایک ایسے شخص کو لکھوں گا جو انکار کرنا نہیں جانتا۔ ہمارے والد صاحب اس وقت اپنی ملازمت کے سلسلہ میں سکندر آباد دکن (انڈیا) میں مقیم تھے انہیں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی جانب سے وہ خط موصول ہوا جس میں ان سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق کچھ اس طرح پوچھا ہوا تھا کہ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ اب ہمارے اباجان مرحوم کی وفا اور فدائیت دیکھئے۔ لکھتے ہیں کہ نہ میں اس شخص کو جانتا ہوں اور نہ ہی مجھے جاننے کی کوئی ضرورت ہے۔ میں اپنے مرشد کو جانتا ہوں اور اس طرح یہ رشتہ محض خداتعالیٰ کے فضل سے خلیفۂ وقت ہاتھوں طے ہوا اور نہائت بابرکت ثابت ہوا۔

اپنی آخری بیماری کے ایام میں حضرت ابا جان نے ہماری امی جان کو یہ ھدایات دی تھیں کہ مجھے کھلے وافر پانی سے غسل دیا جائے۔ دوران غسل پردے کا خاص خیال رکھا جائے۔ یونہی چھوٹے بچے نہ جھانکتے پھریں۔ جن خواتین کا میری زندگی میں مجھ سے پردہ رہا ہے وہ بعد میں بھی میرا منہ نہ دیکھیں۔ تدفین میں دیر نہ کی جائے اور میرے مرنے پر اونچی آواز میں کوئی نہ روئے۔

۲۳ فروری ۱۹۶۶ء کی شام کو آپکو ربوہ سے بذریعہ ایمبولنس بغرض علاج پی۔ اے۔ ایف ہسپتال سرگودھا لیجایا گیا۔ جہاں علاج معالجہ کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور مورخہ ۲۵ فروری کو بعمر تقریباً ۶۹ سال جمعۃ المبارک کے روز صبح سات بجے آپ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے
کراپنی تجارت کوفروغ دیں

بقیہ: اسلام میں ارتداد کی حقیقت از صفحہ نمبر ۳

☆ قتل الله فلانا فانه كذا: أى رفع شره. و فى حديث السقيفة قال عمر : قتل الله سعدا، فانه صاحب فتنة و شر، أى دفع الله شره. و فى رواية: اقتلوا سعداً قتله الله،أى اجعلوه كمن قتل، ولا تعتدوا بمشهده ولا تعرجوا على قوله.

☆ و فى حديث عمرا أيضا: من دعا الى أمارة نفسه أو غيره من المسلمين فاقتلوه. أى اجلوه كمن قتل و مات بالا تقبلوا له قولا و لا تقيموا له دعوة. و لذالك الحديث لآخر: اذا بويع لخليفتين فاقتلوا الأخير منهما. اى أبطلو ا.دعوته، و اجعلوه كمن مات".

(تاج العروس، لسان العرب، المعجم الوسيط)

کہ مجازی طور پر کہتے ہیں: قتل الشیء خبراً و علماً: اس نے کسی بات کو علم کے لحاظ سے قتل کر دیا، یعنی اس چیز کے بارہ میں مکمل علم حاصل کیا۔ پھر کہتے ہیں اس نے شراب کو قتل کیا۔ مراد یہ ہوتی ہے کہ شراب میں پانی ملا کر اس کی تیزی ختم کی۔ اور قتل فلانا کہتے ہیں تو مراد ہوتی ہے کہ اس نے دوسرے کو ذلیل و رسوا کیا۔ اور تقتل الرجل للمرأة کہیں تو مطلب ہوتا ہے کہ مرد، عورت کا مطیع ہو گیا۔ اور ناقة مقتله ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں کو مالک کے اشارے پر چلتی ہو۔

آیت کریمہ "قتل الانسان ما اکفرہ" کے بارہ میں قراء نے کہا ہے کہ یہاں قتل کا مطلب ہے لعن، یعنی خدا کی لعنت ہو انسان پر۔ اسی طرح "قاتلھم اللہ أنی یوفکون" میں قاتل کا مطلب یہ کیا گیا ہے کہ خدا منافقین پر لعنت ڈالے۔ حدیث میں ہے: قاتل اللہ الیھود: مراد ہے اللہ یہود کو ہلاک کرے۔ بعض نے اس کا معنی کیا ہے کہ ان پر لعنت ڈالے اور بعض نے یہ کیا ہے کہ ان کا دشمن ہو۔

حدیث میں نمازی کو حکم ہے کہ اگر کوئی اس کے آگے سے گزرے تو "قاتلہ فانہ لشیطان"۔ اور قاتل کے یہاں معنی یہ کئے گئے ہیں کہ اسے اپنے آگے سے ہٹا دو۔

اس سے بھی پتہ چلا کہ قاتل کا لفظ ہر بار ظاہری طور پر قتل کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

اسی طرح کہتے ہیں: قتل اللہ فلانا اور مراد ہوتی ہے کہ اللہ اس کے شر سے بچائے۔ چنانچہ سقیفہ بنی سعدیہ کے موقعہ پر حضرت عمرؓ نے کہا: قتل اللہ سعداً، کہ خدا سعد کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اقتلوا سعداً قتلہ اللہ، اور مراد یہ تھی کہ اس کو مقتول سمجھو۔ یوں سمجھو کہ گویا یہ زندہ ہی نہیں، اور اس کی بات نہ مانو، اس کی گواہی قبول نہ کرو۔

اسی طرح حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو اپنا یا کسی مسلمان کا نام امارت کے لئے پیش کرے تو: اقتلوہ، یعنی اسے یوں سمجھو کہ جیسے قتل ہو گیا ہے، مر کھپ گیا ہے۔ اس کی بات کو نہ مانو۔ اسی لئے ایک دوسری حدیث میں ہے: جب لوگ دو خلیفوں کی بیک وقت بیعت کر لیں تو دوسرے کو قتل کر دو اور مراد یہ ہے کہ اس کو جھوٹا سمجھو اور یوں سلوک کرو کہ گویا وہ زندہ ہی نہیں۔

تو معلوم ہوا کہ قتل سے مراد عربی میں اور بھی ہے۔ اس لئے فاقتلوہ سے بدنی قتل مراد لینا آیات قرآنیہ صریحہ کے منافی ہے اور سنت رسولؐ کے مخالف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ نے اقتلوہ کا لفظ بائیکاٹ کرنے اور کالعدم سمجھنے کے معنوں میں استعمال کیا۔ چنانچہ ایک معزز صحابی نے ابتداء میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی تو حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق "اقتلوہ" کے الفاظ استعمال فرمائے۔ اور سب سے یہ مراد لی کہ اس سے قطع تعلق کرلو۔

(محمد بن جرير الطبرى، تاريخ الطبرى، مصر، دارالمعارف ١٩٦٢ء جزء الثالث صفحه ٢٢٢)۔

سو جب قتل کے دیگر معانی موجود ہیں تو ایسی صورت میں اگر کوئی ایسی یقینی حدیث بغیر کسی شرط کے بھی نکل آئے جہاں فاقتلوہ کا لفظ استعمال ہوا ہو تو چونکہ ایسی حدیث میں مذکور لفظ فاقتلوہ کا یہ ترجمہ کرنا کہ اسے موت کے گھاٹ اتار دو قرآن کریم کی صریح آیات کے منافی ہے جن کی تشریح سنت رسولؐ نے کھلی کھلی کر دی۔ (اور آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں معروف ترین مرتدین ج جو مرتدین کے سردار تھے، پر دسترس پاتے ہوئے بھی ان کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کی بخشش کی دعا مانگتے رہے) اس لئے اس پس منظر میں اگر اس حدیث کو قبول کرنا ہے تو فاقتلوہ کا وہ معنی کرنا پڑے گا جو قتل کے علاوہ ہے، یعنی ان سے قطع تعلق اختیار کرلو اور ان کے بداثر سے بچ کے رہو۔

fozman foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

مسجد نصرت جہاں (ڈنمارک) کی

تیس سالہ تقریب

(منصور احمد جاوید۔ جنرل سیکرٹری، جماعت احمدیہ ڈنمارک)

مسجد نصرت جہاں، کوپن ہیگن، ڈنمارک کی تعمیر کی تیس سالہ تقریب مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۹۷ء کو منائی گئی۔ اس تقریب کا اہتمام گو مرکزی طور پر جماعت احمدیہ ڈنمارک نے کیا تھا تاہم اس تقریب کے منانے کا خیال اور خواہش ینگ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی طرف سے تھی۔

چونکہ مسجد نصرت جہاں ڈنمارک خالصۃً جماعت احمدیہ کی خواتین (لجنہ اماء للہ) کی مالی قربانیوں سے پایہ تکمیل کو پہنچی تھی۔ اس لئے ینگ لجنہ کی خواہش تھی کہ تیس سال کا عرصہ مکمل ہونے پر اس قسم کی تقریب کا اہتمام کیا جائے کہ اس علاقہ میں آباد بنی نوع انسان کو اس تقریب کے حوالہ سے مدعو کر کے انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کرایا جائے۔

چنانچہ امیر صاحب جماعت احمدیہ ڈنمارک نے اس تجویز کو مجلس عاملہ میں پیش کیا۔ مجلس عاملہ کے اراکین نے اس تجویز کی تائید کی اور مناسب سمجھا کہ یہ دن اس طریق سے منایا جائے کہ تبلیغی نقطہ نگاہ سے اہم ہو۔

گو اس کی تیاری کے لئے وقت بہت کم تھا لیکن خطوط، اشتہارات اور اخبارات کے ذریعہ عوام الناس کو جمعہ ۱۸ر جولائی کو مسجد نصرت جہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ مسجد کے بیرونی مرکزی دروازے کے سامنے ایک بہت بڑے بینر پر بھی اشتہار کے رنگ میں دعوت عام دی گئی۔ پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی غرض سے خط بھی امیر صاحب کی طرف سے ارسال کیا گیا۔

لوکل اخبار "Hvidovreavis" نے چندروز قبل مسجد نصرت جہاں کے متعلق تعارفی نوٹ لکھا اور مسجد کی رنگین تصویر کے ساتھ یہ تبصرہ لکھا کہ مسجد نصرت جہاں کو تعمیر ہوئے تیس سال ہو رہے ہیں۔ اس غرض سے انتظامیہ نے اوپن ہاؤس میں عوام الناس کو شامل ہونے کی دعوت دی ہے اور یہ مسجد نارتھ یورپ میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔

لائبریریوں اور دوسرے اہم مقامات پر پوسٹر کی صورت میں اشتہارات چسپاں کئے گئے۔ خطوط کے علاوہ احباب جماعت احمدیہ ڈنمارک سے بھی امیر صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ نہ صرف وہ خود تشریف لائیں بلکہ اپنے ساتھ غیر از جماعت جو کسی بھی ملک سے تعلق رکھتے ہوں کو ضرور لائیں۔

مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس مسجد کے سب سے پہلے امام تھے۔ امیر صاحب کی طرف سے امیر صاحب سویڈن کو ایک خط ارسال کیا گیا جس میں اس خواہش کا اظہار کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کی خواہش ہے کہ مکرم سید کمال یوسف صاحب اس موقعہ پر ضرور شامل ہوں اور خطبہ جمعہ بھی دیں، نماز جمعہ بھی پڑھائیں۔ چنانچہ ازراہ شفقت مکرم سید کمال یوسف صاحب نے تشریف لا کر جمعہ کے فرائض سرانجام دئے۔

آپ نے اس موقعہ پر اس مقدس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے یاد دلایا کہ آج سے تیس برس قبل پاکستان اور دوسرے ممالک میں بسنے والی احمدی لجنات نے عظیم قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر میں دل کھول کر قربانی پیش کی آج شکرانے کے طور پر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ اب مالی قربانی کا اس رنگ میں مظاہرہ کرے گی کہ اب ڈنمارک میں اپنے چندے اور قربانی سے ایک مسجد کی تعمیر کرے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مہمان خصوصی مکرم سید کمال یوسف صاحب نے پرچم کشائی کی۔ اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کے علاوہ ڈنمارک کا جھنڈا بھی لہرایا گیا۔ لجنہ اور ینگ لجنہ نے لجنہ ہاؤس کے سامنے کھڑے ہو کر اس تقریب میں شمولیت کی۔ حاضرین کی خدمت میں مشروبات اور شیرینی پیش کی گئی۔

شام چھ بجے سے قبل ہی مہمان مسجد میں تشریف لانا شروع ہو گئے جن کو احسن طریق پر خوش آمدید کہا گیا۔ اس موقعہ پر اخبارات کے نمائندوں نے نمائندگی کی اور دو اخبارات نے نمایاں طور پر شہ سرخیوں کے ساتھ مضامین لکھے اور تصاویر شائع کیں ان اخبارات میں Ekstar Bla-det, Berlingske Tidene اور Hvidovre Avis شامل ہیں۔

کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس سے قبل سات بجے شام مہمان خصوصی اور امیر صاحب ڈنمارک کرسی صدارت پر تشریف لا چکے تھے۔ امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ ہماری تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا ہے۔ تلاوت کے بعد اس کا ڈینش زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ مسجد نصرت جہاں کے مختصر تعارف کے بعد ڈینش احمدی دوست برادرم کمال احمد کرو (Krogh) نے مختلف مذاہب کے مابین باہمی ہم آہنگی کے موضوع پر نہایت مدلل خطاب پیش کیا۔

دوسرے اجلاس میں مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم کمال احمد کرو صاحب نے نہایت عمدگی سے دینی علمی اور منطقی رنگ میں سوالات کے جوابات دئے۔

اس موقعہ پر ایک ڈینش دوست جن کا مسجد سے پرانا رابطہ ہے، نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے احسن رنگ میں اپنا نقطہ نظر پیش کر کے ہمیں لاجواب کر دیا ہے۔

مکرم کمال احمد کرو صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ تحریرات کا ڈینش ترجمہ بھی پیش کیا جس پر حاضرین نے خوشی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-211-8257
FAX: 0141-211-8258

کبابیر

جماعت احمدیہ برطانیہ کے اکتیسویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فلسطین سے مکرم عبداللہ اسد عودہ صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کبابیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"کبابیر جو ایک احمدی قصبہ ہے اس کے بعض خصائص کا ذکر عجز و انکساری اور خدائے قدوس کے شکرانے کے اظہار کے طور پر کرنا چاہتا ہوں۔

کبابیر پہلا عرب قصبہ ہے جس نے وسیع پیمانے پر احمدیت کو قبول کیا۔ یہ قصبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے تھوڑے عرصے بعد پچھلی صدی میں معرض وجود میں آیا۔ یہ کوہ کرمل کی ایک نہایت دلکش وادی پر جو بحیرہ روم (Mediterranean) کے قریب واقع ہے۔

ہمارے آباؤ اجداد مذہب کے دلدادہ تھے اور مذہبی میلان رکھتے تھے۔ جونہی وہ کبابیر میں آباد ہوئے انہوں نے سب سے پہلے عبادت کے لئے مسجد تعمیر کی جس کا نام الزاویہ تھا۔ یہ عبادت گاہ بھی تھی اور مہمان خانہ بھی۔ اس قصبہ کی بنیاد رکھنے والے پانچ بھائیوں میں سے ایک بھائی قاہرہ کی جامع الازہر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ واپس آنے کے بعد وہ اس علاقہ کے ایک معروف عالم کے طور پر مشہور ہوئے۔ وہ بہت متقی انسان تھے۔ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ امام مہدی کبابیر میں ظاہر ہوئے ہیں اور ایک جگہ انہوں نے سفید خیمہ لگایا ہے۔ پھر خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ۱۹۳۰ء میں مسجد کبابیر کا سنگ بنیاد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رکھا۔ جبل کرمل پر واقع یہ چمکتی ہوئی سفید مسجد گنبد ابیض کے نام سے مشہور ہے جو مختلف ممالک کے زائرین کی زیارت کا مرکز بنی رہتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ اب اس کی جگہ دو روشن اور آسمان سے باتیں کرتے ہوئے میناروں والی مسجد تعمیر کی گئی ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ سیاحوں کی کشش کا باعث بن گئی ہے۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد مذہبی میلان کی وجہ سے کئی صوفی تحریکوں میں شامل ہوئے۔ ان صوفیاء کے ایک آخری بزرگ Sheikh Shathulies نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حیفہ میں الزاویہ کو بہت وسعت دینے کی نصیحت کی تھی تاکہ وہ ان ہندوستانی زائرین کے لئے کافی ہو سکے جو مستقبل میں وہاں آباد ہونے والے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام انتظامات احمدیت کے قیام کے لئے ہو رہے تھے۔ چنانچہ جب حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کبابیر تشریف لائے تو ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور خوشی سے قبول کیا گیا۔ حضرت شمس کو دمشق میں جلاد مولویوں نے خنجر کے وار سے زخمی کر دیا تھا۔ جس کے بعد آپ نے فلسطین میں کبابیر کے پرامن قصبہ کو مرکز احمدیت کے طور پر منتخب کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لندن تشریف لانے کے بعد پہلا جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۸۵ء میں اسلام آباد، ٹلفورڈ میں منعقد ہوا اس جلسہ میں عرب دنیا کا سب سے بڑا وفد جس نے جلسہ میں شرکت کی کبابیر کا وفد تھا۔ اس جلسہ سے واپسی کے سفر میں جب ہم فرینکفورٹ کے ائرپورٹ پر اترے تو ایک مخلص دوست نے ہماری توجہ تذکرہ میں مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی کشف کی طرف منعطف کروائی جس کے معنی یہ ہیں کہ ابدال شام اور صلحاء العرب آپ کے لئے دعا کریں گے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ کشف ۶ر اپریل ۱۸۸۵ء کو ہوا تھا اور معجزانہ طور پر ۱۹۸۵ء کے جلسہ سالانہ پر ۶ر اپریل کو پورے ایک سو سال کے بعد ایک نئے رنگ میں پورا ہوا تھا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۹۳۰ء سے لے کر اب تک ہمارے لوگ التزام کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔

۱۹۵۴ء میں خاکسار کو حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب، جو کبابیر کے ابتدائی مبلغوں میں سے تھے، کا ایک خط موصول ہوا جس میں انہوں نے لکھا کہ کبابیر کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

> "کبابیر کے لوگ قادیان کے لوگوں سے مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ یہ دونوں گروہ اوائل لوگوں کے مرکز سے چمٹے رہے گویا وہ ایسی جماعتیں ہیں جن سے دوسرے ممالک میں جماعتیں پھیلتی رہیں۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کا بڑا درجہ ہے۔ اس لئے اس درجہ عزت کی خوب حفاظت کرو۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے"۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ۱۹۴۸ء میں فلسطین کی تقسیم کے بعد کبابیر کو بھی ویسے ہی خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑا جو ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم کے وقت قادیان کو پیش آئے تھے۔ اگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعائیں اور حضرت مولانا شریف احمد صاحب کی پدرانہ شفقت نہ ہوتی تو خدا جانے ہم کہاں، حدوں سے باہر حیران و پریشان سرگرداں پھر رہے ہوتے۔ احمدیت کی برکات کے ہم دل کی گہرائیوں سے قدردان ہیں اور انہیں کبھی نظر انداز نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ۔

بقیہ: چند تاثرات از صفحہ نمبر ۱۶

بقیہ: چند تاثرات از صفحہ نمبر ۱۶

مانگنے اور احکام اسلامی پر پوری طرح کاربند ہونے کا عہد کر کے رسول کریم ﷺ کو خاتم النبین ماننا اور خلیفہ وقت کی ہر معروف کام میں اطاعت کرنے کا عہد کرنا، یہ سب کچھ بیعت کے الفاظ میں تھا۔ اور اس کے بعد سبھی نے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ یہ ایک سجدہ تھا جس میں دنیا کے اکثر ممالک کی بے شمار قومیں شامل تھیں۔ کالے بھی شامل تھے اور گورے بھی شامل تھے۔ غریب بھی شامل تھے اور امیر بھی۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فضلوں کا شکرانہ ادا کر رہے تھے تاریخ مذاہب میں ایسی مثال نہیں ملتی کہ ایک وقت میں اپنی اپنی جگہوں پر لوگوں نے اس طرح باجماعت سجدہ خدا تعالیٰ کے حضور کیا ہو۔

ہمیں امید ہے کہ آئندہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان ایک جگہ اکٹھے ہو کر توحید کے نعرے لگائیں گے اور بیک وقت ہر دل سے الحمد للہ کا ورد جاری ہو گا اور ہر زبان پر "صل علیٰ محمد" کی آواز جاری ہو گی۔

ضروری درخواست

دفتر الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر (AFC) کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

مجلس سوال و جواب

(۱۰ر جنوری ۱۹۹۷ء)

مرتبہ ملک محمد یوسف سلیم

مشرقی افریقہ میں احمدیت کا آغاز

سب سے پہلے مشرقی افریقہ کی تاریخ کے حوالے سے یہ سوال پیش ہوا کہ وہاں کے احمدی کون تھے اور وہ کب وہاں پہنچے تھے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سلسلہ میں میں نے ربوہ سے جو رپورٹ منگوائی تھی اس کے مطابق ۱۸۹۶ء میں (اس صدی کے آغاز سے پہلے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد افضل صاحب اور حضرت میاں عبداللہ صاحب نو مسلم یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر کینیا کالونی کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے۔ یہ سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھا۔ پھر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے مختلف بزرگ وہاں پہنچتے رہے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیانوی، شیخ محمد احمد صاحب کڑیانوالے اور پھر نور احمد صاحب جالندھری، حضرت شیخ حامد علی صاحب ساکن قلعہ غلام نبی متصل قادیان، حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب اور ان کے بھائی میاں قطب دین صاحب ساکن بھیرہ رضوان اللہ علیہم بھی یوگنڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے وہاں پہنچے اور اس طرح انہوں نے مشرقی افریقہ کی پہلی احمدیہ جماعت قائم کی اور یہ سارے صحابہ تھے۔ پس مشرقی افریقہ اس لحاظ سے بڑا مبارک ہے کہ وہاں پہلی جماعت احمدیہ صحابہ پر مشتمل تھی جنہوں نے وہاں احمدیت کا پودا لگایا ہے۔ ۱۸۹۶ء میں حضرت محمد اسحاق صاحب اور شیخ حامد علی صاحب کو آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔

پس یہ ہے وہ آغاز جو مشرقی افریقہ میں احمدیت کی تبلیغ کا ہوا۔ مشرقی افریقہ میں سب سے پہلے جس ملک کو توفیق ملی وہ کینیا ہے۔ اس لئے میں ان کو کہا کرتا ہوں کہ آپ لوگ اتنا بڑا مرتبہ پا کے سب کچھ کھو بیٹھے۔ دوسرا افریقہ کتنا آگے نکل گیا ہے۔ آپ لوگ بھی کچھ ہمت کریں۔ اب خدا کے فضل سے ہمارے مبلغ وسیم صاحب بہت کوشش کر رہے ہیں اور وہ جو ایک مہر سکوت تھی وہ تو ٹوٹ گئی ہے، جمود ختم ہو گیا ہے۔ اب وہ سینکڑوں کے چکر سے نکل کر ماشاء اللہ ہزاروں تک جا پہنچے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اب یہ سلسلہ آگے بڑھے گا۔ کچھ نئے نوجوان مبلغ آئے ہیں ان کے آنے سے نئی زندگی پیدا ہوئی ہے۔ پہلے جو وہاں سلسلہ تھا وہ مقامی اندرونی خلفشار کا شکار ہو گیا۔ سب سے بڑی ٹریجڈی کینیا مشرقی افریقہ میں یہ ہوئی کہ اکثر تبلیغ پاکستانیوں میں رہی یا ہندوستانیوں میں کہنا چاہئے کیونکہ اس وقت پاکستان ابھی معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ ہندوستانی بنگالی اور اب جو پاکستان ہے وہاں کے احمدی اور غیر احمدی ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آزما ہو گئے اور ایسی پولورائزیشن ہوئی ہے کہ گویا مشرقی افریقہ میں اور کوئی بستا ہی نہیں۔ شاذ کے طور پر مقامی افریقن کو تبلیغ ہوئی ہے اور یہاں بڑے بڑے مناظرے ہوئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کئی نئے احمدی ہوئے احمدیت بڑھتی رہی مگر افریقنوں میں نہیں بلکہ افریقہ کے مہمانوں میں احمدیت بڑھتی رہی ہے۔ اور پھر وہ ایک ایسا چکر بن گیا کہ ابھی پچھلے چند سال تک بھی یہی حساب تھا۔ تنزانیہ میں کچھ فرق تھا لیکن کینیا میں تو بالکل ایک مٹھی بھر سی جماعت تھی۔ چند گنتی کے نام کے افریقن تھے باقی تو سب وہی ایشین تھے۔ اس لئے ان کو بہت جھنجھوڑنا پڑا اور بار بار سمجھانا پڑا کہ تم کیا کر رہے ہو، ہوش کرو۔ پھر جب مغربی افریقہ میں ایک نیا رجحان چلا ہے اور لکھوکھہا لوگ احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں تو پھر انکو کچھ غیرت آئی ہے۔ تنزانیہ تو کافی سنبھل گیا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے۔ کینیا میں ایک نئے خون کی ضرورت تھی۔ اور ان کو میں نے کہا کہ تمہارا جو مطمح نظر ہے وہ یہ ہے کہ تم نے اپنی کھوئی ہوئی عظمت واپس لینی ہے اور کینیا کو مضبوط ترین نہیں تو بہت مضبوط جماعتوں میں سے ایک جماعت بنانا ہے انشاء اللہ العزیز۔

☆......☆......☆

بڑی عظیم اور مفید دعا

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا سکھائی تھی "رب ارنی حقائق الاشیاء" سوال یہ ہے کہ حقائق الاشیاء سے کیا مراد تھی؟

حضور انور نے جواباً فرمایا حقائق الاشیاء سے اشیاء کا اندرونی گہرا فلسفہ مراد ہے جیسے اسلامی اصول کی فلاسفی ہے۔ وہ حقائق الاشیاء کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک تو ایسی چیزیں ہیں جو ظاہر میں دکھائی دیتی ہیں جیسے یہ کاغذ ہے جو میں پڑھ رہا تھا اس کی ایک سطح ہے اور اس پر جو لکھا ہوا تھا وہ کچھ میں سمجھ رہا تھا پتہ لگ گیا لیکن اس کی اور بہت گہری حقیقتیں ہیں۔ کاغذ کیسے بنا؟ کب بنا؟ کس چیز سے بنتا ہے؟ اس نے انسان کو علم سکھانے میں کیا کام کیا؟ قرآن کریم نے الٰہی کتابوں کے متعلق صحف کا جو لفظ استعمال فرمایا ہے وہ صحیفے اس کاغذ سے تو بنے ہوئے ہیں اور پھر ساری انسانی زندگی میں مختلف قسم کے کاغذوں نے علم کو کتنا آگے بڑھایا ہے اور یہ جو ایجاد بنی ہے جس سے یہ کاغذ چھپا ہوا اس سے "اذا الصحف نشرت" کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پس یہ ساری باتیں حقائق الاشیاء ہیں۔ مراد یہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ میری نظر سطح پر نہ ٹھہری رہے بلکہ اے خدا مجھے یہ توفیق بخش کہ میں گہرائی میں اتر کر حقائق کو معلوم کر سکوں، صرف کاغذ کاغذ میں نہ پھنسا رہوں بلکہ کاغذ کی جو عظمت ہے اس کی جو تاریخ ہے اور اس کا جو کردار ہے جو اس نے ادا کیا ہے۔ اور ان معارف سے واقف ہوں جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس یہ دعا ایک بڑی ہی عظیم اور بہت ہی مفید دعا ہے۔

☆......☆......☆

اصحاب کہف کا کتا

سورہ الکہف میں ہے" و کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید" یعنی ان کا کتا صحن میں ہاتھ پھیلائے ان کے ساتھ رہے گا۔

اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا صحن کے علاوہ وصید چوکھٹ کو بھی کہتے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا کتا ان کی چوکھٹ پر بیٹھا ان کی حفاظت کرتا رہے گا، ان کا نگران رہے گا۔ باہر سے آنے والے کے متعلق دوڑ کر اندر جا کر خبر کرے گا اور یہی اصحاب کہف کا ساتھی ہے جو آئندہ ان کی سوسائٹی کا ایک جز بن گیا۔

اب دیکھیں کس طرح مذہب انسانی سوسائٹی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کتے کے ساتھ ان کا لگاؤ ہے کیونکہ کتے نے ان کے ساتھ وفا کی تھی اس لئے انہوں نے بھی اس کے ساتھ وفا کی ہے۔ یہ گہری مذہبی تاریخ کا حصہ ہے اور وہاں یہ تعلق بنا ہے جہاں اصحاب کہف تھے اور اس تعلق کے نتیجہ میں جہاں جہاں عیسائیت پھیلی ہے وہاں یہ تعلق ساتھ پھیلتا چلا گیا ہے۔ جتنا ان کو کتے سے پیار ہے اور کتا ان سے پیار کرتا ہے وہ دنیا کی کسی اور قوم کو نصیب نہیں ہے۔ یہ وہ کتا ہے کو ایسا چوکھٹ پر بیٹھا ہے کہ پھر نہیں اٹھا۔ کتے کو بچانے کے لئے پیچھے ایک بڈھے بڈھی نے جان دے دی اور دو آدمی ان کو بچانے کی کوشش میں موت کے قریب پہنچ گئے۔ برف اب تو بہت گہری ہو گئی ہے۔ برف پر دوڑ کے بھی دیکھا ہے آدمیوں نے، پتہ نہیں لگتا۔ سطح بتا دیتی ہے کہ میں کتنی مضبوط ہوں۔ کتے تو احتیاط نہیں کرتے، بچے بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک کتا برف پر دوڑ رہا تھا کہ ایک نرم ٹکڑا آیا اور وہ اس میں ڈوب گیا۔ ایک بوڑھا اور بوڑھی جن کا وہ کتا تھا وہ اپنی بڑی عمر کے باوجود اس کو بچانے کے لئے دوڑ پڑے۔ اب جہاں کتا ڈوب گیا تھا وہاں انسانوں کا بوجھ کیسے برداشت ہو سکتا تھا۔ تو جب برف میں گرے ہیں تو ان کو بچانے کی خاطر دو آدمیوں نے چھلانگیں لگا دیں۔ وہ تو ڈوب کے ختم ہو چکے تھے لیکن ان دونوں کو بمشکل نکالا گیا۔ بعد میں ٹھیک ہو گئے ہونگے۔ کتے کے ساتھ یہ وہی پرانے تعلقات ہیں۔

☆......☆......☆

فریضہ حج اور عورتوں کے متعلق ایک مسئلہ

حج، عمرہ اور اعتکاف جیسی عبادات میں شامل ہونے کے لئے عورتیں حیض کو روکنے کے لئے دوائی لیتی ہیں، کیا یہ مذہبی طور پر جائز ہے؟

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا، صحت کے لحاظ سے جائز نہیں، مذہب کے لحاظ سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ صحت کے لحاظ سے یہ مضر ہے۔ بعض عورتیں Pills کھاتی ہیں تاکہ حج ادا کرنے میں ان کے لئے کوئی روک پیدا نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ Menstrual Cycle ہے یہ اکثر عورتوں کا چاند سے تعلق رکھتا ہے۔ بھاری تعداد میں عورتوں کو Menses پہلی رات کے چاند کے قریب ایک دن پہلے یا اس وقت آغاز ہوتا ہے اور بعض کو جب چاند پورا ہو جائے اس وقت ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دو قسم کے حیض ہیں جن کا چاند سے تعلق ہے مگر کسی کا آغاز سے اور کسی کا وسطی دور سے۔ جو وسطی دور والی ہیں ان کا حج آرام سے ہو جائے گا کیونکہ نویں تاریخ کو حج ہوتا ہے اور پہلا جو قریبی دور ہے وہ بھی اہم دور ہے۔ تو جن کو حیض اگلی دو دن بعد آئے یا تین چار دن بعد آئے تو ان کا حج اکثر حیض کی وجہ سے Disturb ہو جاتا ہے اور اگر بعض عورتوں کا لمبا چلے بعضوں کا پانچ دن میں ختم ہو جاتا ہے بعضوں کا سات دنوں میں اور بعضوں کا دس دن بھی لیتا ہے تو بہرحال وہ خطرے کی Range ہے اور بہت سا حصہ اگر ظہر نصیب ہو بھی جائے آٹھویں نویں دن تب بھی بہت سارا حصہ کٹ گیا۔ اس میں یہ تکلیفیں ہیں جس کی وجہ سے بعض عورتیں Pills کھاتی ہیں اور اس حصہ کے لئے حیض کو مؤخر کر دیتی ہیں۔ لیکن یہ صحت کے لئے خطرناک ہے کیونکہ دوائیں اندر روک دیتی ہیں اور خون اندر ہی دباؤ رکھتا ہے۔ پس اس لئے یہ چیز اچھی نہیں ہے۔ اس میں بعض دفعہ عورتوں کو مستقل نقصان پہنچ جاتا ہے۔

سوال کرنے والے دوست جن کا تعلق انڈونیشیا سے تھا انہوں نے مزید سوال کیا کہ کیا اس وجہ سے کینسر تو نہیں ہو جاتا۔ حضور نے فرمایا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ میری اس پر کوئی تحقیق تو نہیں ہے لیکن اس قسم کی حرکتوں سے کینسر کا ہو جانا بعید نہیں ہے۔

☆......☆......☆

نوجوانوں کو تبلیغ کرنے کا طریقہ

اس سوال پر کہ آج کل نوجوانوں کو کیسے تبلیغ کی جائے، حضور انور نے فرمایا آپ یہ بتائیں کہ اگر آپ کو کوئی تبلیغ کرے تو کیسے کرے گا۔ آپ Youth ہیں آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ آپ پر کوئی کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے اور کون اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طریقہ کو دوسروں پر استعمال کریں۔ اپنے نفس میں ڈوب کر آپ کو ان رستوں کا پتہ چل سکتا ہے۔ Youth کو تبلیغ کرنے کا سوال ایسا نہیں ہے کہ اس کا ایک ہی جواب دیا جا سکے کیونکہ یہاں Youth کا اور حال ہے امریکہ میں Youth کا کچھ اور حال ہے، انڈونیشیا میں Youth کا کچھ اور حال ہے، ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں Youth کا حال کچھ اور قسم کا ہے۔ ان کے درمیان قدر مشترک جوانی ہے اور اور آغاز جوانی ہے۔ مگر Culture کا فرق ہونے کی وجہ سے ہر Youth پر اس کے کلچر کے الگ الگ اثر ہوتے ہیں۔ اور پھر بعض ایسے نوجوان بھی ہیں جو مذہبی تعصبات کو زیادہ قبول کر لیتے ہیں اور بہت ہی پاگل پن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بعض ہیں جو دوسری انتہا کی طرف نکل جاتے ہیں، دہریت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ میں کس Youth کا جواب دوں۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ آپ اپنے حالات پر غور کر کے عقل استعمال کریں اور دیکھیں کہ اگر آپ کو کسی نے اپنی طرف کھینچنا ہو تو کیا طریقہ اختیار کر سکتا ہے۔ کن چیزوں سے آپ متاثر ہوتے ہیں۔ کیا کیا آپ کے خیالات ہیں جن کے جوابات آپ کو ملیں تو آپ کا دل تسلی پا جائے گا۔ تو اس لئے اپنی پلاننگ ہر ایک کو خود کرنی پڑے گی۔ اور یہ بھی کہ اس کے دوست کس قسم کے ہیں۔ مجھے کیا پتہ ہے آپ کے دوست کس مزاج کے ہیں۔ کوئی دہریہ ہونگے، کوئی مادہ پرست ہونگے، کوئی پاپ سنگنگ کے عاشق، کوئی ڈرگ addict۔ ہزار قسم کے نمونے آج کل ملتے ہیں۔ پس ہر ایک کو دیکھ کر اس کے مزاج، اس کے حالات، اس کی دلچسپیوں کے مطابق آپ کو پھر اپنی تیاری کرنی ہوگی۔ آپ احمدیت کی وہ کتابیں پڑھیں جن میں ان کے مزاج کو مطمئن کرنے والے جوابات مل سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا دستِ شفاء

روزنامہ "الفضل" ۲۹ر مئی میں مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو آپ کے بڑے بھائی نے بیان کیا کہ جب آپ کی عمر ڈیڑھ سال تھی تو آپ کی ٹانگ پر پھوڑا نکلا جو بگڑتے بگڑتے ناسور بن گیا جب ہر علاج بے اثر ثابت ہوا تو شدید تکلیف میں آپ کو مشن ہسپتال سیالکوٹ لے جایا گیا جہاں کے انگریز ڈاکٹر نے فوری طور پر ٹانگ کاٹنے کا مشورہ دیا اس پر آپ کے والدین آپ کو لے کر قادیان آگئے اور بڑی بے قراری سے صورتحال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں عرض کی- قادیان میں ایک اور بچی بھی اسی قسم کی تکلیف کا شکار تھی- حضورؓ نے دو ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر فرمایا جنہوں نے معائنہ کر کے یہی مشورہ دیا کہ ٹانگ کاٹ دینی چاہئے- چنانچہ ایک روز بچی کا آپریشن کر کے اس کی ٹانگ کاٹ دی گئی- اگلے روز ملک صاحب کا آپریشن ہونا تھا- چنانچہ دعائیں بھی کی گئیں اور چونکہ حضورؓ کے ایک صاحبزادے آپ کے بڑے بھائی کے دوست تھے اور انہوں نے بھی حضورؓ کی خدمت میں بار بار ٹانگ نہ کاٹنے کے لئے عرض کیا تو حضورؓ نے فرمایا کہ اس بچے کے بار بار اصرار پر میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے جسے میں الٰہی تحریک سمجھتا ہوں- آپؓ نے آپریشن ملتوی کر کے کچھ مرہم اور پڑیاں عطا فرمائیں جن سے اسی روز بہت افاقہ ہوا اور تین دن میں اللہ کے فضل سے بیماری کا اثر زائل ہو گیا اور چند روز میں مکمل صحت ہو گئی- مکرم ملک صاحب کہتے ہیں کہ آج میری عمر ۸۵ سال ہے، ناسور کے نشان آج بھی گھٹنے پر موجود ہیں لیکن اس کے بعد کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی-

-......☆......☆......☆......-

کامیابی

☆ روزنامہ "الفضل" ۵ر جون کی خبر کے مطابق مکرمہ عظمٰی اقبال صاحبہ نے M.A. انگریزی میں پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے-

-......☆......☆......☆......-

ابوریحان البیرونی

ابوریحان محمد بن احمد البیرونی ایک فلسفی، مؤرخ، جغرافیہ دان، طبیب، ریاضی دان اور علم نجوم و فلکیات کا ماہر تھا- اصل وطن خوارزم تھا لیکن تحصیل علم کی خاطر دور دراز ملکوں کی سیاحت کی- ۹۷۳ء کے لگ بھگ پیدا ہوا اور ۷۵ سال کی عمر میں ۱۰۴۸ء میں وفات پائی- اس نے ہندوستان آکر سنسکرت بھی سیکھی اور پھر یہاں کے علم سے اپنی جھولی بھرتا رہا- فارسی اس کی مادری زبان تھی- وہ یونانی، سریانی اور عبرانی زبانیں بھی جانتا تھا اور مختلف مذاہب، تہذیبوں اور فلسفوں سے بھی واقف تھا- ریاضی اور جیومیٹری کے کئی فارمولے اس نے دریافت کئے- عرض بلد اور طول بلد کے ذریعے شہروں کے فاصلے ماپنا اس نے ہی ایجاد کیا- اس کا مشاہدہ زبردست تھا-

اس نے سب سے پہلے بتایا کہ وادی سندھ کبھی سمندر کا حصہ تھی- ہوا کے وزن اور اچھال کو اس نے ۷ ادیں صدی میں دریافت کر لیا تھا- وقت کی پیائش کا اس کا نظریہ اس کی سائنسی نظر کا ثبوت دیتا ہے- وہ مادہ کی باہمی کشش سے بھی واقف تھا- اس نے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ زمین کا قطر قریباً ۳۵ ہزار میل ہے- البیرونی کے بارے میں مکرم پروفیسر نثار احمد فاروقی صاحب کا ایک مختصر مضمون روزنامہ "الفضل" ۳۰ر مئی میں ہفت روزہ 'لاہور' کے ایک شمارہ سے منقول ہے-

-......☆......☆......☆......-

حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ

حضرت ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحبؓ ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے- آپ حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحبؓ کے سب سے بڑے بیٹے تھے جن کا قیام لاہور میں تھا- ابھی اس خاندان میں احمدیت داخل نہیں ہوئی تھی جب حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ اکثر قادیان جاتے آتے ہوئے ان کے ہاں قیام کرتے اور لٹریچر وغیرہ بھی اپنے ہمراہ لایا کرتے تھے- چنانچہ گھر میں ہونے والی باتوں کو سن سن کر حضرت ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحبؓ نے کسی قدر جھجک کے ساتھ اپنے والد محترم سے (جنہوں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی تھی) قادیان جانے کی اجازت چاہی- والد صاحب نے بخوشی کرایہ دے کر رخصت کیا- حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؓ کا بیان ہے کہ "جب میں نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نورانی چہرہ کو دیکھا تو میرے دل نے گواہی دی کہ یہ چہرہ کسی دروغ گو کا نہیں ہو سکتا، میں نے اسی وقت آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کر لی"- چنانچہ اپنی فیملی میں قبولِ احمدیت کی سعادت سب سے پہلے حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؓ کے حصہ میں آئی-

حضرت قاضی صاحبؓ لاہور میڈیکل سکول سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۰۱ء میں ریاست 'جے پور' میں متعین ہوئے اور خصوصاً طاعون کے ایام میں وہاں بہت خدمت کی توفیق پائی- بعد میں بعض دوسری جگہوں پر بھی خدمت کرتے رہے- ۲۶ء میں آپؓ ریٹائرڈ ہو گئے اور ۱۲ر مئی ۳۳ء کو آپؓ نے وفات پائی- آپؓ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں راجپوتانہ میں احمدیت کی اشاعت کا آغاز ہوا- عوام اور حکام میں آپؓ برابر مقبول تھے- غریب پروری آپؓ کی طبیعت کا حصہ تھی- آپؓ کے ریٹائرڈ ہونے پر اہالیان 'جے پور' نے ایک شاندار جلسے میں آپؓ کی خدمات کو سراہتے ہوئے آپؓ سے جے پور میں ہی مستقل سکونت اختیار کرنے کی پرزور اپیل کی جو آپؓ نے قبول فرمائی- آپؓ کے مختصر حالات زندگی روزنامہ "الفضل" ۵ر جون میں مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب کی کتاب "کرم الٰہی" سے منقول ہیں-

-......☆......☆......☆......-

انوکھا خراج

جناب مسرت حسین زبیری ایک CSP افسر تھے جو متحدہ ہندوستان اور پھر پاکستان میں ممتاز عہدوں پر فائز رہے- ۱۹۷۱ء میں RCD تنظیم کے جنرل سیکرٹری کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے- آپ اپنی خود نوشت سوانح عمری میں ۳۵ء، ۳۶ء کا ایک واقعہ لکھتے ہیں جب آپ کی ملاقات لندن میں سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا سر سیموئیل ہور سے ہوئی اور ان کے استفسار پر آپ نے بتایا کہ آپ کی بطور سول سرونٹ تعیناتی پنجاب میں ہوئی ہے- یہ سن کر سر سیموئیل نے کہا "تم بڑے خوش قسمت ہو"......وجہ دریافت کرنے پر وہ کہنے لگے "کیونکہ سر ظفر اللہ خان اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں"- پھر کہنے لگے "تم جانتے ہو کہ سر ظفر اللہ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آتے رہے ہیں......"-

جناب زبیری کہتے ہیں کہ ان کی اس بات پر میرا رد عمل کوئی زیادہ خوش خلقی کا نہیں تھا میں نے کہا "گول میز کانفرنس میں تو ان سے زیادہ مشہور اور تجربہ کار لوگ بھی تھے مثلاً سر تیج بہادر سپرو، مسٹر جناح، سر سرینواس شاستری،......" اس پر سر سیموئیل نے آپ کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے کہا "ویسے تو آغا خاں بھی تھے مگر کسی نے کانفرنس کو اتنے بھرپور طریق سے متاثر نہیں کیا تھا جس طرح کہ سر ظفر اللہ نے کیا تھا"-

جناب زبیری کی کتاب کے متعلقہ حصہ کا اردو ترجمہ روزنامہ "الفضل" ۵/ جون میں مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے قلم سے شاملِ اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب

محترم ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب ۱۹۰۰ء میں سیالکوٹ میں حضرت مولا بخش بھٹی صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے- ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی- گورنمنٹ کالج لاہور سے F.Sc اور کنگ ایڈورڈ کالج لاہور سے MBBS کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل کی- ۲۵ء میں آپ نے مشرقی افریقہ کے ممالک میں ملازمت اختیار کی اور ۲۰ برس تک خدمت کرنے کی توفیق پائی- پھر آپ قادیان آگئے- قیام پاکستان کے بعد آپ نے بحریہ میں ملازمت کر لی اور ۵۵ء میں میجر کے رینک سے ریٹائرڈ ہوئے- آپ نے اپنی ساری زندگی جماعت اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی ہمیشہ رکھی- ۴۰ سال سے زائد عرصہ تک جماعت کے جرائد میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے- آپ موصی تھے-

۶۰ء کے شروع میں محترم ڈاکٹر صاحب وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت سیرالیون تشریف لے گئے- چند سال بعد برطانیہ میں رہائش اختیار کر لی- آپ بہت دعاگو اور صاحبِ رؤیا تھے- ۱۹۷۹ء میں آپ کی وفات ہوئی- آپ کا مختصر ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۷/ جون میں آپکے فرزند مکرم ونگ کمانڈر (ر) حمید احمد بھٹی صاحب کے قلم سے شاملِ اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

اردو اور انگریزی کے علاوہ کسی اور زبان میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم رسالہ میں شائع ہونے والے خصوصی مضامین اور اہم خبروں کا خلاصہ بھی اردو یا انگریزی میں تحریر کر کے ہمراہ ارسال فرمایا کریں-

دنیائے مذاہب

"سڈنی کے پادری"

چرچوں سے نکل کر کھیل کے میدانوں میں آکر وعظ کرنے لگے

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

چرچوں میں حاضری گر رہی ہے اور فٹ بال کے میدانوں میں بڑھ رہی ہے- چنانچہ سڈنی کے سارے چرچوں نے مل کر ایک ایسی مہم شروع کی ہے جس کا نام "۹۷- آدمیوں کو جیتنا" یعنی (Winning Men' 97) رکھا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ مختلف چرچ باہم مل کر گیمیں منعقد کروائیں اور وہاں جب لوگ کھیل دیکھنے کے شوق میں جمع ہوں تو ان تک خدا کا پیغام پہنچایا جائے- دراصل اس طریق کو اختیار کر کے امریکہ میں ایک عیسائی گروپ جو Promise Keepers کہتا ہے، کافی کامیابی حاصل کر چکا ہے- وہ صرف مردوں کے لئے فٹ بال کے میچ منعقد کرواتے ہیں اور وہاں حاضرین کو عیسائیت کا پیغام پہنچاتے ہیں- کہتے ہیں یہ گروپ اپنے تبلیغی کاموں میں بہت جلد جلد آگے بڑھ رہا ہے-

ریورنڈ جیف ٹیلر جو سینٹ مارک چرچ سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ لوگوں کو چرچ جانے میں کوئی دلچسپی نہیں رہی- وہ اپنے گھروں کے گھاس کاٹنے، سمندر کی لہروں پر کھیلنے یا ٹی- وی دیکھنے میں بہت مصروف ہو گئے ہیں- خدا کی باتوں کی طرف انہیں توجہ نہیں رہی- اس لئے ہمیں ان تک پہنچنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا پڑے گا- لہٰذا ہم نے ایسا طریقہ سوچا ہے جس سے ہم ان کے ساتھ دلچسپ، بے تکلف اور دوستانہ ماحول میں بات چیت کر سکیں- چرچوں میں مردوں کو کھینچنے کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ وہاں ان کی تعداد خواتین سے نصف رہ گئی ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ چرچوں میں خواتین کی دلچسپی کا کوئی نہ کوئی سامان تو ہوتا ہے لیکن مردوں کے لئے نہیں-

ریورنڈ جارج کیپسز نے کہا کہ چرچوں کو سپورٹ کلبوں سے سبق لینا چاہئے اور سوچیں کہ وہ کس طرح اپنے پیغام کو لوگوں کے آگے قابل قبول صورت میں بیچ سکتے ہیں- لوگوں کو عام طور پر معروف مذاہب میں دلچسپی نہیں لیکن خدا کے بارہ میں وہ باتیں سن لیتے ہیں- مجھے کھیل کے میدانوں میں خدا کے بارہ میں گفتگو کرنے کا بہت شاندار موقع ملا ہے-

"نیشنل چرچ لائف سروے" کی نمائندہ نے کہا کہ چرچوں نے شدت سے محسوس کیا ہے کہ اب انہیں ثقافتی کاموں میں بھی حصہ لینا چاہئے- ورنہ عوام سے ان کا رشتہ بالکل ٹوٹ جائے گا-

چرچوں کے سروے نے جو نتائج پیش کئے ہیں وہ سب مذہبی جماعتوں کے لئے دلچسپی کے حامل ہوں گے- مادہ پرستی کے جو جھکڑ آج ساری دنیا میں چل رہے ہیں اس کا کچھ نہ کچھ اثر ان تک بھی ضرور پہنچتا ہے جو اپنی کوٹھڑیوں، مکانوں اور چھوٹے بڑے قلعوں میں اپنی کھڑکیاں دروازے بند کر کے بیٹھے ہوتے ہیں- یہ سچ ہے کہ جتنا جتنا کوئی اسلام اور ماموروقت کے حصن حصین میں داخل ہوتا ہے اتنا اتنا ہی وہ اخلاق و روحانیت پر ڈاکہ ڈالنے والے چوروں اور قزاقوں سے بچایا جاتا ہے ورنہ مادیت اور دنیا پرستی کے تیز و تند طوفان تو کسی کی لاش کو بھی سلامت نہیں چھوڑتے- اللہ ہم سب کو ہمیشہ صراط مستقیم پر رکھتے ہوئے ایسے خیالات اور کاموں سے بچائے کہ جن کے بجا لانے والوں پر خدا کے غضب کی نگاہ دنیا ہی میں پڑا کرتی ہے یا پھر وہ دنیا کی لذات ہی میں گم ہو جاتے ہیں اور آخرت میں سزا پاتے ہیں-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
29/8/97 - 4/9/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

25 RABI' AL THANI
Friday 29th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Prog - History of Ahmadiyyat (Part 10) (R)
02.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 34 (16.6.94) (Part 2) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Homoeopathy Class with Huzur(R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00 Pushto Programme
08.00 Bazm-e-Moshaira organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya Islamabad'97 Pakistan - Part 2
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Computers For Everyone -Part 22
12.05 Tilawat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Programme
15.00 Huzoor's Mulaqat With Urdu Speaking Friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Friday Sermon By Huzoor (R)
18.05 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
20.30 Medical Matters with Dr M.H.Khan
21.30 Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45 Huzoor's Mulaqat With Urdu Speaking Friends

26 RABI'AL THANI
Saturday 30th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 MTA USA Production: Response To Phil Arms, A Christian Priest By: M.A. Cheema (No. 16)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Computers For Everyone -Part 22
05.00 Huzoor's Mulaqat With Urdu Speaking Friends
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Saraiki Programme
08.00 Medical Matters with Dr M.H. Khan
09.00 Liqaa Ma'al Arab
10.00 Urdu Class
11.00 Speech, Dawat-i-Ilalah by Maulana Dost Mohammed Shahid
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Children's Class
16.00 Liqaa Ma'al Arab
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Moshaira - Host: Zanubia Hussein
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Salana Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema, Rabwah, 1982
22.30 Children's Class (R)
23.30 Learning Chinese

27 RABI'AL THANI
Sunday 31st August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Moshaira - Host: Zanubia Hussein
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 M.T.A. U.S.A. Production
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
05.00 Children's Class -(R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Moshaira - Host: Zanubia Hussein
07.00 Friday Sermon By Huzoor (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Around The Globe : Tarbiyatti Class - Khuddam-ul-Ahmadiyya - 1997, Pakistan
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Mulaqat With English Speaking Friends
16.00 Liqaa Maal Arab
17.00 Albanian Programme - Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
18.05 Tilawat ,Hadith
18.35 Children's Corner - Children's Workshop No. 13
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bait Bazi :
21.30 Dars-ul-Quran (No. 13) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque, London
23.30 Learning Chinese

28 RABI'AL THANI
Monday 1st September 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Children's Workshop No. 13 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Around The Globe: Tarbiyatti Class - Khuddam-ul-Ahmadiyya - 1997, Pakistan(R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese (R)
05.00 Mulaqat With English Speaking Friends (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner- Childrens Workshop No 10 (R)
07.00 Dars-ul-Quran (No. 13) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30 Bait Bazi :
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Sports: 2nd Al Noor Basketball Tournament - Habib Bank Vs Frank
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00 German Service
20.00 Urdu Class
21.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.00 Learning Norwegian

29 RABI'AL THANI
Tuesday 2nd September 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Sports:2nd Al Noor Basketball Tournament - Habib Bank Vs Frank(R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Medical Matters :"Health & Care of Mother & Child" Host: Dr. Amtul Rasheed Guest: Dr. Nusrat Jehan (Part 5)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Tarjumatul Quran Class (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00 Tarjumatul Quran Class (R)
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

30 RABI'AL THANI
Wednesday 3rd September 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters : "Health & Care of Mother & Child" Host: Dr. Amtul Rasheed Guest: Dr. Nusrat Jehan (Part 5) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
05.00 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00 Quiz - "Seerat Hadhrat Khalifatul Masih III "by Nasirat-ul-Ahmadiyya , Booraywala Vs Shahtaj - Part 1
07.30 Speech - Islami Usul Ki Philosopy - by Chowdery Hamid Nasrullah Khan
08.30 Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S) :Maulana Abdul Rahim Nayyar
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Arabic
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
14.45 Tarjumatul Quran Class (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 French Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Al Maidah - Daal Maash
21.45 Tarjumatul Quran Class (R)
23.00 Learning Arabic
23.30 Arabic Prog. : Qaseedah/Nazm

1 JAMADI AL AWWAL
Thursday 4th September 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Canadian Horizon : Majlis-i-Irfan (14.6.89)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Arabic (R)
04.30 Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00 Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon By Huzoor (22.12.95)
08.00 Quiz Prog.
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Al Maidah - Daal Maash(R)
11.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 35 (22.6.94) (Part 1)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Russian Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bazm-e-Moshaira on 'Pank Mohammad Mustafa(saw) Nabiyun ka sardar' - Islamabad, Pakistan - Part 1
20.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.00 Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
Friday Sermon (Live)
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session (Archive)
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Question & Answer Session (New)
Dars-ul-Quran

Programmes in Different Languages

Everyday	German & Bengali
Sunday	Albanian
Monday	Turkish
Tuesday	Norwegian
Wednesday	French /Swahili
Thursday	Russian / Bosnian

Other Regular Features

Monday	
Bait Bazi	at 08.30
MTA Sports	at 11.00
Rohani Khazaine	at 21.00
Tuesday	
MTA Sports	at 02.00
Rohani Khazaine	at 08.00
Medical Matters	at 11.00
Hamari Kaenat	at 21.00
Hikayat -e-Shereen	at 23.30
Wednesday :	
Medical Matters	at 02.00
Hamari Kaenat	at 08.00
Al-Maidah	at 21.00
Thursday :	
Quiz Programme	at 08.00
Al-Maidah	at 11.00
Bazm-e-Moshaira	at 21.00
Friday :	
Quiz Programme	at 02.00
Bazm-e-Moshaira	at 08.00
Computers For Everyone	at 04.00
Medical Matters	at 20.30
Saturday :	
MTA USA Productions	at 02.00
Computers For Everyone	at 04.00
Medical Matters	at 08.00
Hikayat -e-Shereen	at 23.30
Sunday :	
MTA USA Productions	at 02.00
Bait Bazi	at 21.30

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, August 29, 1997 No. 35

جلسہ سالانہ یوکے کے بارہ میں

چند تاثرات

(اخبارات عالم کی روشنی میں)

(از عبدالمالک سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ لاہور)

انسان کوئی نہ کوئی نیت لے کر سفر کا عزم کرتا ہے۔ کسی کا سفر غم کا سفر ہوتا ہے تو کسی کا خوشی کا۔ کسی کا سفر دنیا کے حصول کے لئے ہوتا ہے تو کوئی محض دینی اغراض کے لئے سفر اختیار کرتا ہے۔

امسال جولائی ۱۹۹۷ء میں مجھے ایک ایسا سفر کرنا پڑا جو محض دین کے لئے تھا چنانچہ لاہور سے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کا عزم لے کر بندہ انگلستان کے اس علاقہ میں پہنچا جسے ٹلفورڈ کہتے ہیں اور یہ سرے میں واقع ہے۔

اس جلسہ میں امسال دنیا بھر کے ۶۴ ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں لوگ شامل تھے گویا یہ واقعی ایک عالمگیر جلسہ تھا۔ شرکاء کی اکثریت ایسے مسافروں کی تھی جنہوں نے محض خداتعالیٰ کی خاطر یہ سفر طے کیا، اپنے اموال خرچ کئے، اپنے کاموں کا حرج کیا، سفر کی صعوبتیں بھی اٹھائیں، مسافروں کی طرح رہائش اختیار کی مگر دلوں میں صرف یہ امنگ تھی کہ چند دن اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قربت میں گزاریں، درس سنیں، جلسے کے پروگراموں سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں اور اس کی برکات سے وافر حصہ پائیں۔

دنیا کا یہ انوکھا اجتماع کہ جس میں دنیا بھر کے احمدی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی وساطت سے شامل تھے ان سب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات سنے اور ان پر عمل کرنے کے از سر نو عہد باندھے۔ احمدیت کے یہ پروانے کسی ملک میں آدھی رات کو اکٹھے ہوئے کسی ملک میں علی الصبح اور دیگر ممالک میں دن اور رات کے مختلف حصوں میں جمع تھے اور آنکھیں ٹیلی ویژن پر لگی ہوئی تھیں۔ دل برطانیہ میں جمع شدہ احمدیوں کے ساتھ دھڑک رہے تھے۔ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں سے خداتعالیٰ کی قدرت کے جلووں کا نظارہ کیا۔ ایمان افروز واقعات کو اپنے کانوں سے سنا اور الٰہی انوار و فضائل کی برسات کو بچشم خود ملاحظہ کیا۔

اس جلسہ میں ایک خاص بات جو ان کے دماغ میں بس گئی وہ عالمی بیعت کا نظارہ تھا۔ دنیا کے ۹۶ ممالک میں بسنے والی ۲۲۱ قوموں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ۳۰ لاکھ سے زائد افراد نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اقرار کیا اور احمدی مسلمان کہلائے۔

چنانچہ لندن کا ایک روزنامہ Asian Age اس کی بابت اپنی ۳۰ر جولائی ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

The swearing of allegiance to the Ahmadiyya spiritual leader - by an estimated three million people all over the world this year - means that the newly initiated recognise that the Messiah has come and that they lead their lives from then on according to the teaching of Islam.

کہ احمدیوں کے روحانی لیڈر کے ہاتھ پر اس سال دنیا بھر کے تین ملین افراد کے لگ بھگ نے بیعت کی جس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود آچکے ہیں اور اب وہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد کرتے ہیں۔

حاضری کے اعتبار سے بھی یہ جلسہ سالانہ بہت کامیاب تھا۔ پچھلے سالوں کی نسبت حاضری زیادہ تھی۔ لندن کے ہی ایک **ہفتہ روزہ نیشن** نے یکم اگست کے شمارہ میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے میں ۱۷ ہزار افراد نے شرکت کی۔ اخبار نے دوران سال جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کا بھی تذکرہ کیا۔ گنی بساؤ میں ۱۶ ممبران پارلیمنٹ کی بیعت کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اس وقت تک جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ۵۳ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ صدی کے اختتام تک یہ تعداد ۱۰۰ ہو جائے گی۔ اخبار نے وزیراعظم برطانیہ، ٹونی بلیئر کا پیغام جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا تھا درج کیا جس میں وزیراعظم برطانیہ نے فرمایا:

"میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے تمام افراد کی خدمت میں سالانہ جلسہ کے موقع پر نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ میری حکومت کی ترجیحات میں اس ملک میں نسلی تعلقات کو بہتر بنانا اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان بعد کو ختم کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی خدمات کو خوش آمدید کہتا ہوں"۔

یہی اخبار فجی کے وزیراعظم کا پیغام درج کرتا ہے کہ

"ہم سب ایک خدا کی اولاد ہیں اس لئے انسانوں میں بھی وحدانیت ہونی چاہئے"۔ انہوں نے جماعت کی (خاص طور پر) غریب ممالک کے لئے روحانی، طبی اور تعلیمی خدمات کو سراہا اور جلسہ کی کامیابی کی تمنا کی اور نیک خواہشات کا پیغام بھجوایا۔

اخبار نے وزیراعظم طوالو کی طرف سے بھجوایا ہوا پیغام بھی شائع کیا **جس میں انہوں نے جلسہ کے حاضرین کو نیک خواہشات کا پیغام دیتے ہوئے جلسہ کی مبارک باد دی اور طوالو کے لوگوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔**

اخبار نے گھانا کے ایک وزیر کی تقریر کا حوالہ بھی دیا جنہوں نے پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو مشورہ دیا کہ وہ گھانا سے سبق سیکھے جہاں ہر شخص کو اپنے مذہب پر کاربند ہونے کی مکمل آزادی ہے۔

اخبار Farnham Herald نے یکم اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ جبکہ اسلامی دنیا کی اکثریت نے قرآن مجید کے طریق کو ترک کر دیا ہے احمدی مسلمان سختی سے قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ عالمی بیعت کی تمام تر کارروائی سیٹلائٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

فیصل آباد (پاکستان) کے **روزنامہ ڈیلی کرنٹ رپورٹ** نے جلسہ سالانہ برطانیہ کی خبر دی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر میں سے اقتباس دیتے ہوئے لکھا کہ پاکستان میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کی تمام تر ذمہ داری نام نہاد علماء دین پر عائد ہوتی ہے۔ مادر وطن میں فرقہ واریت، مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں دہشت گردی، قتل وغارت گری، راہزنی اور ڈکیتی کی وارداتیں، خواتین کے ساتھ اجتماعی زیادتی (گینگ ریپ)، معصوم بچوں کا اغوا اور دیگر جرائم کے پس پردہ نام نہاد مذہبی جنونی تنظیمیں ہیں جو تحریک پاکستان کے وقت اس خداداد اسلامی ملک کے قیام میں بھرپور مخالفت میں پیش پیش تھیں...... مگر اس قادر مطلق خدا کو مسلمانان ہند کے لئے ایک علیحدہ وطن بنانا مقصود تھا لہٰذا رضائے الٰہی کی عین منشاء اور مرضی سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو کانگرس کے کاسہ لیس ضمیر فروش مولویوں نے وقتی طور پر اپنی ذلت ورسوائی اور شکست کو تسلیم کر کے خاموشی اختیار کر لی اور ایک گھناؤنی سازش کے تحت ارض پاک میں نقل مکانی کر کے آبسے اور گزشتہ پچاس سال سے یہ بھارتی ایجنٹ اپنے مشن کے مطابق پاکستان کو پلیدستان بنانے میں زیر زمین کوشاں رہے .... اور آج ارض پاک واقعی پلیدستان بن گئی ہے...... چنانچہ گینگ ریپ میں پاکستان دنیا کا شہرت یافتہ ملک بن گیا ہے۔

مولویوں کی ناکامی و بربادی کے متعلق اخبار لکھتا ہے کہ سال رواں میں ۵۵ مولوی قتل ہوئے جبکہ ۱۴ طبعی موت مرے۔ ۲۶۴۴ افراد دہشت گردی اور بم دھماکوں میں ہلاک ہوئے۔

اخبار نے سال رواں میں جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اپریل ۱۹۸۴ء سے اب تک ۹۰۳۵ نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور امسال مجموعی طور پر ۹۱۵ احمدیہ مساجد کا اضافہ ہوا۔

روزنامہ جنگ لندن نے اپنی ۲۹ر جولائی ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ یوکے کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے سال ۱۹۹۷ء کو مباہلہ کا سال قرار دیتے ہوئے کہا کہ مباہلے کا یہ سال جہاں مولویوں کی بربادی کا سال بن گیا ہے وہاں جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی برکات لے کر آیا ہے اور آج جماعت احمدیہ ۱۵۳ ممالک میں پھیل چکی ہے۔

اخبار نے امام جماعت احمدیہ کے حوالے سے لکھا کہ چونکہ مباہلہ کا چیلنج عالمی تھا اس لئے خداتعالیٰ کی قدرت کے نظارے کسی ایک ملک میں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں میں ظاہر ہوئے۔ اخبار نے امام جماعت احمدیہ کا یہ اعلان بھی شائع کیا کہ آئندہ سال مساجد کا سال ہوگا اور دنیا میں مختلف جگہوں پر مساجد بنائی جائیں گی۔

حیدرآباد دکن کے اخبار **آندھرا پردیش ٹائمز** نے ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ امسال ہندوستان میں دو لاکھ کے لگ بھگ لوگوں نے احمدیت قبول کی اور ہندوستان میں جماعت احمدیہ بڑی سرعت سے پھیل رہی ہے۔ اخبار نے یہ بھی لکھا کہ ہندوستان میں گزشتہ ماہ سے ختم نبوت گروپ کے مولوی، حسین احمد مدنی نے تحریک شروع کی کہ ہندوستان کی حکومت بھی پاکستان کی طرح احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے۔ اخبار نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری کا بیان بھی درج کیا جنہوں نے کہا کہ ہندوستان سیکولر ملک ہونے کا دعوی کرتا ہے امید ہے کہ وہ اس قسم کی کارروائیوں کو برداشت نہیں کرے گا۔

اخبار نے **آئیوری کوسٹ کے ایک امام** کا بھی ذکر کیا جس نے جلسہ سالانہ یوکے میں اعلان کیا کہ اس کے علاقہ میں ۹۵ گاؤں میں سے ۳۵ گاؤں احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں۔

کئی دیگر اخبارات نے بھی جلسہ سالانہ یوکے کے متعلق خبریں شائع کیں اور کئی ایک نے عالمی بیعت کا ذکر بھی کیا اور لکھا کہ کس طرح ۳۰ لاکھ سے زیادہ انسانوں نے ایک وقت میں ایک ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

عالمی بیعت کا نظارہ واقعی ایک ایسا نظارہ تھا جس کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے بآواز بلند دہرا کر خداتعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اسی سے مغفرت

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔